

تعاليم العلم وعلومه للناس

# خير البراء للسفراء

بإسالة محلي شاعة معلوم نمبر ٢  
حبيب جانا بنو ديد الدين بن حمار بن حمار بن حمار

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
۹۶	بیان سجدہ سوکا	۴۳	نماز کی دوسری شرط استعوذ	۳	اصطلاحات
۹۹	صلوۃ مریض کا بیان	۴۸	نماز کی تیسری شرط ات	۴	اقسام فرض
۱۰۱	سجدہ تلاوت کا بیان	۴۹	نماز کی چوتھی شرط استقبال قبلہ	۴	اقسام سنت
۱۰۴	صلوۃ مسافر	۵۱	نماز کی پانچویں شرط ادائیگی نماز	۷	اقسام مکروہ
۱۰۵	اقسام وطن	۵۳	فرائض نماز	۸	اقسام بدعت
۱۰۹	نماز جمعہ کے احکام	۵۴	واجبات نماز	۹	شرائط نماز اور شرط اول طہارت
۱۱۱	احکام خطبہ	۵۶	طریقہ نماز مع آداب	۱۰	فرائض وضو
۱۱۷	عیدین کی نماز		پکار کر پڑھنے اور آستین	۱۴	سُنن وضو
۱۱۸	طریقہ نماز عیدین	۶۹	پڑھنے کے احکام	۲۰	اداب وضو
۱۲۰	نماز سوچ گھن	۶۹	احکام نماز فرض	۲۰	ماقتضات وضو
۱۲۱	نماز استسقاء		بجٹ مکروہات نماز و سنت	۲۷	کیفیت وضو مع آداب
۱۲۲	نماز تراویح	۸۰	احکام تضا نماز کے	۳۱	احکام غسل
۱۲۳	نماز جنازہ	۸۲	احکام اذان کے	۳۲	فرائض غسل
۱۲۵	طریقہ نماز جنازہ	۸۴	احکام جامعیت کے	۳۳	سُنن غسل
۱۲۶	نماز شبید کے احکام	۸۶	مستحقین امامت	۳۹	احکام نجاست و در کرنے کے
۱۳۷	نماز کعبہ	۹۰	وہ وقتاں ہیں نماز پڑھنا مکروہ	۴۱	احکام تمیم
		۹۲	بیان فرائض	۴۲	احکام روزہ پر سح کرنے کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 الصَّلَاةُ طَوْبُهَا لِلْمُحْسِنِينَ  
 وَالزَّكَاةُ طَوْبُهَا لِلْمُتَّقِينَ

# خَيْرُ الزَّادِ لِسَفَرِ الْمَعَادِ

از

مكة العلماء بالعلوم حضرت امام الوقت مولانا قيام الملّة والدين محمد علي باي رحمة الله عليه  
 باهتمام خاص اسرار عبدة الرحمن قدس والى

مطبع عتيق العلوم في كابل المطبع كويته

## رِسْوَاتُ شَيْخِ الْإِسْلَامِ الْقَاضِي

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ  
 اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ رَقِيَ عَمْرٍو قِيَامُ الْهَيَمِيِّنَ عَبْدُ الْبَارِي بْنِ فِدْوَةِ الشَّامِيِّ  
 مَوْلَانَا مَوْلَايَ مَا فَظَّحَاجِي مُحَمَّدٌ عَبْدُ الْوَهَّابِ صَاحِبُ مَذْهَبِ الْعَالَمِي  
 كِتَابُ كَيْفَ يَمُرُّ مَرَّةً زَادَهُ بِرَحْمَتِ كَرَمِي وَتَعَالَى سَيِّدِي  
 فَخَرْتُ عَلَى صَاحِبِ زَاتِي بِأَنَسُوِي نِي اِرشادِ فَنَسَرَايَا كَيْفَ مَحْتَمَلَا  
 سَاكِلِي عَارِ كَعْدَرَا كَيْفَ اُرُوو خَوَانُونِ كُوَ آسَانِي يِي مَسْئَلِي نَارِ كِي  
 مَعْلُومِ بُوِي جَانِينِ بُوِي نَعْمِيلِ اِرشادِ فَيَقِيرِي نِي اِس رِسَالِي كُوِي تَحْمِي رِي كِيَا  
 اُو رَكْتَبِ مَحْتَمَلِي خَفِيهِ يِي اَخَذِيَا اُو زَنَامِ اسْكَا خِيَرِ الزَّادِ اُو كِهَا اَللّٰهُ تَعَالٰی  
 اِسْكَو قَبُولِ كَرِي اَبَرِ مَحْبُوكِ اسْكَا اَجْرِ عَطَا فَرَمَانِي - آمِينَ يَا رَبُّ الْعَالَمِينَ



## بعض مقامات جن کا جائزہ نہیں ہے

بائنا چاہو کہ حکام شریعت کے گیارہ میں فرض و واجب سندھ  
 حجت و ثبوت و عدالہ و حاشم پیشا رح و کثرت و شوق و بدست  
 قرض و زور و کرم و شایستگی و قرائت سے یا عاویث و شایستگی و قرائت سے  
 و قرائت سے یا عاویث و شایستگی و قرائت سے یا عاویث و شایستگی و قرائت سے  
 و قرائت سے یا عاویث و شایستگی و قرائت سے یا عاویث و شایستگی و قرائت سے  
 و قرائت سے یا عاویث و شایستگی و قرائت سے یا عاویث و شایستگی و قرائت سے

## اقسام فرض

۱۔ فرض کو دو قسم میں ہیں (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔  
 (۱) فرض عین ہر شخص پر اسکا کرنا ضرور ہو اور کسی کے کرنے سے  
 کسی دوسرے کے ذمہ نہ رہے ساقط نہ ہو جیسے نماز پڑھنا وغیرہ۔  
 (۲) فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر ایک شخص ادا کرے تو دوسرے سے  
 فرضیت اسکی ساقط ہو جائے جیسے ہمدان وغیرہ۔

(حکم فرض کا) بجالانا ثواب ہے بے عذر ترک کرنا عذاب دنیوی  
 یعنی حد اور تعزیر اور عذاب اخروی یعنی دوزخ کا مستحق ہونا ہے

منکر اسکی فرضیت کا کافر ہے۔

واجب (۲) جو آنحضرتؐ نے ہمیشہ کیا کبھی نہیں چھوڑا مگر اسکی فرضیت میں شبہ ہو یعنی ظاہر آیات قرآنی اور احادیث متواتر سے ثابت ہو بلکہ قیاس سے (مجتہد کا اصل حکم سے احکام استخراج کرنا) یا خبر واحد سے احادیث کے ثابت ہو جیسے نماز و ترکا پڑھنا۔

از حکم واجب کا اعمل کرنا اُسپر ضروری ہے تارک اسکا گنہگار موجب عقوبت ہے منکر اسکا کافر نہیں ہوگا۔

سنت (۳) وہ جسکو خدا نے نہ فرمایا ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد اور رائے سے اُمت کو فرمایا ہو نہ برسبیل وجوب۔

(فائدہ) آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جسے میری سنت چھوڑی وہ مجھ میں سے نہیں ہے اور جسے بیکار کر دی میری سنت حرام ہوگی اُسکو میری شفاعت۔

### اقسام سنت

سنت کی دو قسمیں ہیں (۱) موکدہ (۲) غیر موکدہ

۱) سنت موکدہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا اور

کسی وقت میں چھوڑا منوعیہ و نہ رکعت فجر کی اور قاست و جماعت وغیرہ۔  
 (۳) سنت غیر موکدہ وہ ہے جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ترک نہیں کی ہو جیسے چار رکعت سنت عصر کی۔

رحمہ سنت کا (جو بجالائے ثواب پائیگا جو سنت موکدہ کو چھوڑے  
 عقوبت و عتاب مستحق ہو جو سنت سے مضحکہ و استخفاف کرے گا فرہوگا  
 مستحب (۴) وہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ترک بھی  
 کیا اور ثواب اُسکا بیان کیا بجالانے کو پسند فرمایا یا علما سے  
 پیغمبرین نے مستحب سمجھا ہو جیسے نیت کرنا زبان سے وضو میں اور  
 تمام سر کا مسح کرنا اور اشراق کی نماز پڑھنا اور ورہ عا شورہ و عرفہ  
 وغیرہ کا رکھنا۔

(حکم مستحب کا) جو ادا کرے اُسکے لئے کفارہ گناہ کا ہے جو نہ ادا کریگا گناہ گوارہ  
 آداب (۵) افعال پسندیدہ کو مکلف ادا کرنا۔

از خدا جو عظیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب  
 (حکم ادب کا) مرتبہ اسکا سنت سے کم ہے بجالانا ثواب ہے نہ بجالانے  
 میں کراہت تک نہیں ہے۔

حلال (۶) وہ کام ہے جسکے کوئی شیخ نے نہت دی ہو جیسے کھانا کھانا۔  
 بقدر کثافت کپڑے ملا وہ شرعاً حرام ہے پھر اگر بقدر شرعاً حرام  
 پھر نفی ہے ایسے ہی مرد کو کپڑے سے روک دینا کہ عورت  
 کو ریشمی بھی پہنا دلال ہے وغیرہ۔  
 (حکم حلال کا) حلال فعل کرنے میں کچھ حرج نہیں نہ کرنا گناہ نہیں  
 جو حلال کو حرام کے بلاتا دیر تیر آتی وہ کافر ہے۔  
 حرام (۷) جسکو شرع نے منع کیا ہو۔ جیسے کاشتر ہونا اگر شراب پینا  
 سود کھانا۔ عورتوں سے حالت حیض میں مباشرت کرنا وغیرہ۔  
 (حکم حرام کا) جو فعل حرام کو مستحب یا مباح ہو کر کہے وہ گنہگار  
 ہوتا ہے جو حلال سمجھے وہ کافر ہوتا ہے۔  
 مباح (۸) جس کا کرنا اور نہ کرنا یکساں ہو جیسے گیند کھیلنا تیر لگانا۔  
 گھوڑہ زدن کرنا مثلاً دیکھو اور نہ زدن کرنا۔  
 (حکم مباح کا) اگر کسی کو مباح نہیں مگر کسی عذاب نہیں۔  
 (فائدہ) ثواب عمل کا نیت پر ہے اگر نیت خیر کی ہے تو مباح بات بھی  
 موجب ثواب ہے اگر نیت شر کی ہے تو مباح موجب عقاب ہے۔

نہی (۹) یہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت و مہربانی سے امت کو منع کیا ہوا اور شیون حضرت انسائی بھی مہربانی سے بعد نماز فجر تیس طلوع کے سونا وغیرہ۔  
 (حکم نبی کا) حضرت جہمی یا نفسانی ہے خلاف حکم و غیرہ کرنا ہے  
 یہ خدا کر کے سے خوف و عذاب کا ہے۔

مکرہ (۱۰) جو فعل پسندیدہ اور دوست نہ رکھا جائے جیسے مرد کو ریشم پہنا اور حقہ پینا بلا ضرورت۔

افسوسناک مکرہ

مکرہ کی دو قسمیں ہیں (۱) مکرہ تحریمی (۲) مکرہ تنزیہی۔  
 (۱) مکرہ تحریمی جو مطلقاً حرام ہو جیسے ریشم مرد کو پہنا پاندی سوینیک  
 برتن میں مرد و عورت کو کھانا پینا وغیرہ۔

(۲) مکرہ تنزیہی جس کا جہد نہ ہو تا بہتر پہننا یا کھانا پینا  
 درخت چھوئے چند چیزیں کھانا پینا وغیرہ۔

در حکم مکرہ کا (۱) مکرہ میں ثواب ہو گا کرنے میں خوف و عذاب کا ہے۔  
 (۲) مکرہ امام اشعری و امام ابو یوسف کے نزدیک مکرہ قریب بحرام ہے۔

امام محمد کے نزدیک مکروہ حرام ہی ہے جامع صغیر حسامی میں ہے  
کہ مکروہ مرتبہ ہے حلال اور حرام کے بیچ کا۔  
بدعت (۱۱) جو اسلام میں بعد آنحضرت و خلفائے راشدین  
و قرون ثلاثہ کے باتین ایجاد ہوں۔

### اقسام بدعت

بدعت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدعت مکفرہ بدعت سیئہ بدعت حسنہ  
(۱) بدعت مکفرہ جو افعال موجب کفر کے ہوں اور وہ افعال کرنا  
جس میں کتاب اور سنت سے رخصت نہ ہو حکم بدعت مکفرہ کا  
کرنا ایسے افعال کا گناہ عظیم ہے ترک کرنا ثواب ہے منع کرنا ایسے  
فعل سے علما کا فرض منہی ہے۔

(۲) بدعت سیئہ وہ ہے جو مخالف قیاس یا خبر واحد کے ہو (حکم بدعت سیئہ کا)  
اسکا کرنا گناہ ہے نہ کرنا ثواب ہے روکنے میں بھی ثواب کا مستحق ہے۔  
(۳) بدعت حسنہ وہ فعل ہے جو مخالف اصول دین کے نہ ہو بلکہ موافق ہو  
جیسے تعلیم دین کے لیے مدرسہ قائم کرنا وغیرہ (حکم بدعت حسنہ کا)  
نیت بخیر ہو تو امید ثواب کی ہے ٹکرنے میں عذاب نہیں ہے۔

(شرط) وہ ہے جسکو بے قبل بجالائے جسکی یہ شرط بجالانا شرط کا صحیح نہو عدم سے شرط کی عدم مشروط کا لازم ہو اور وجود سے شرط کی کوئی ضروری نہیں ہے کہ مشروط کا بھی وجود ہو جائے۔

کہن :- یہ جو شئی ہے جسکے قیام سے قیام شئی کا ہو اور عدم سے اسکی عدم شئی کا ہو جائے۔

جانتا چاہیے کہ اولاً ماقول بالغ کو ایمان لانا خدا پر اوٹ اسکے رسول پر اور جو اسکے رسول اسکی جانب سے لائے ہیں ضروری ہے اسکے بعد نماز پانچ وقت کی بجالانا ساتھ اسکی شرط کے ضروری ہے لہذا احکام نماز کے لکھے جاتے ہیں۔

### شرطین نماز کی پانچ ہیں

طہارت کرنا۔ شرط گاہ کا پردہ کرنا۔ نہت نماز کی کرنا۔ رو بقبلہ ہونا وقت کا ہونا۔

(۱) طہارت یعنی پاکی کی چار قسمیں ہیں۔ وضو۔ غسل۔ نجس کا دور کرنا۔ تیمم کرنا۔

احکام وضو کے۔ وضو کہتے ہیں وضو نا اعضا کا جنکو مخصوص کر دیا ہے

شرح نے اور اسی کو ملارت صغریٰ بھی کہتے ہیں اور جن چیزوں سے  
وضو لازم آتا ہے انکو حدیث اصغر اور نجاست علیہ کہتے ہیں۔

### غرض وضو کے چار ہیں

مٹھ کا دھونا۔ ہاتھوں کا گنیون تک دھونا۔ پاؤں کا دھونا گئے  
سیت یا موزہ پہنے کی صورت میں مسح کرنا اگر موزہ نہ اُتارے  
چھتھالی سر کا مسح کرنا۔

شرعاً وجہ یعنی منہ کی مقدار جہاں سے بال اُگتے ہیں پیشانی سے  
ٹھڈی کے نیچے تک اور ایک کلاں کی لوسے دور سے کھن کی تک گئے  
مسوا یا اگر کسی شخص کے سر پر بال نہیں اُگتے ہیں بال اُگتے ہیں  
تو نصف سر سے کم ہیں چند باہر نہیں جتے ایسے شخص کو منہ دھونا  
وہاں سے قریب یہ جہاں سے عادتاً لوگوں کے بال اُگتے ہیں۔  
مسئلہ (۲) مونچھ اور بھون اور پلکیں اور دائرہ یعنی غیر قائم مقام بلکہ  
ہیں انکا دھونا نیچے کی جلیہ کے دھونے کو ساقط کر دیتا ہے۔

مسئلہ (۳) کوئے رکنار ہشتم میں نگو کے کیچر طہیم گیا ہے اور اُس کے  
نیچے بانی نہیں پہنچتا اسکو چھڑکے بانی کوئے تک پہنچایا فرض ہے۔



مسئلہ (۴) آنکھ کا دھونا جہاں تک گزند نہیں پہنچتا ہے فرض ہے۔  
 مسئلہ (۵) جو جگہ درمیان واڑھی اور کان کے بیچ بالوں کے  
 چھوٹی رہتی ہے اُسکا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ (۶) ظاہر ہو نہ ہو کاندھوں کا دھونا بھی فرض ہے۔  
 دھونا دونوں ہاتھوں کا کئی سمیت اس میں کل انگلیاں اور پوری  
 جلد انگلیوں سے لیکر کہنی تک شامل ہے۔

مسئلہ (۷) دھونا ہاتھ کا انگلیوں کی طرف سے کہنی تک  
 چاہیے اور اگر کہنی کی طرف سے دھویا تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۸) ناخن موجودہ کار ہونا کافی ہے اگر پھر بعد وضو  
 کے ناخن کاٹے تو پھر دھونا فرض نہیں ہے۔

مسئلہ (۹) ناخن میں اگر وہ سہل جو پیدا ہوا ہے ہو تو اُسکا  
 چھڑانا اور اُسکے نیچے پانی پہنچانا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ (۱۰) اگر ایسی کوئی چیز لگی ہے جسے بغیر چھڑائے پانی  
 نیچے کی جگہ نہیں پہنچتا تو اُسکا چھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ (۱۱) ہندی کوئی لگائے ہوئے رنگ کا دور نہ کرنا

ضروری نہیں کیونکہ وہ پانی کے پہونچنے کو مانع نہیں ہے۔

مسئلہ (۶) اگر انگلی بین کوئی تنگ جھٹلا پئے ہو تو اسکا پھرانا

ضروری ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ پانی بغیر پھرائے نہ پہونچے گا۔

مسئلہ (۷) اگر کسی کی پانچ انگلیوں سے زیادہ انگلیاں

ہیں ان سب کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ (۸) اگر کسی کا کوئی عضو وضو کا تلف ہو جائے گا تو دھونا اسکا

(اُس بقیہ عضو کا جو محاذی (مقابل) فرض کے ہے رہے تلف شدہ

عضو کے ہے جسکا دھونا وضو میں فرض تھا) ضروری ہے اور

اُسکے اوپر دھونا ضروری نہیں۔

جو تھائی سر کا مسح کرنا ہمارے نزدیک فرض ہے سر کے کسی حصہ

جو تھائی کا مسح فرضیت کو ساقط کر دیتا ہے۔

مسح کرنا کہتے ہیں تری سر پر پہونچانے کو اگر سر پر بال ہوں تو

وہ قائم مقام سر کے ہر جیسے معلوم ہوا ہے۔

مسئلہ (۹) ایک شخص کے بال بڑے بڑے ہیں اور وہ کان

کے نیچے لٹکے ہوئے ہیں بقدر جو تھائی سر کے تو اس پر مسح کرنا

کفایت نہیں کرتا ہے اگر اوپر کان کے بہن تو مسح کر لینا اُنپر کافی ہے۔  
**مسئلہ (۲)** کسی کا بعض ہر منڈا ہے اور کچھ حصہ اُسکا منڈا نہیں ہے  
 اُسے جو منڈا نہیں ہے اُسپر مسح کیا تو کافی ہے۔

**مسئلہ (۳)** کسی نے مسح کیا بالون پر پھر منڈا ڈالا اُسکو بعد  
 منڈانے کے پھر مسح کرنا ضروری نہیں ہے۔

**مسئلہ (۴)** اگر کسی نے مسح کیا داڑھی جسکی ہونی سے پانی لیکر تو یہ مسح جائز نہ ہوگا  
**مسئلہ (۵)** اگر کسی نے مسح کیا ہاتھ میں اُسکی تری تھی اور  
 اُس سے کسی اور عضو کو دھنوکے دھو یا ہے تو مسح جائز ہے۔

**مسئلہ (۶)** اگر پانی برتا ہے اور کسی شخص کے ہر پانی برتا ہوا  
 پڑا خواہ اُس سے مسح کرے یا نہ کرے اُسکو پھر مسح کی ضرورت نہیں  
 قائل ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا  
 فرض ہے لہذا چاہیے کہ دائماً پورے سر کا مسح کرتا رہے اس میں احتیاط  
 زیادہ ہے تاکہ اگر وہ کسی ایسے شخص کی امامت کرتا ہو جسکے نزدیک پورے سر کا  
 مسح فرض ہے تو اُسکو بھی کوئی شک نہ رہے اور خروج علی مختلفات ہو جائے  
 پاٹون کا دھونا اہل سنت و جماعت کے نزدیک فرض ہے اور

روا فعلن کے نزدیک البتہ اسپر مسح کرنا فرض ہے مقدمہ بارہا دیکھی  
انگلیوں سے نیکو کر گئے تاکہ جہ۔

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے پاؤں کی ہڈی اٹھی ہوئی ہے  
اس طور پر کہ اگر انگلیوں پر پانی ڈالا جائے تو ایڑی تک پہنچے  
اور بیچ کی جگہ خالی رہتا ہے۔ تو اس کو لازم ہے کہ وہ اچھی طرح سے  
پانی کو نیچے پاؤں کے پونچھائے باقی سائل ہاتھ کے ساتھ کبھن  
سنتین وضو کی

دھونا دونوں ہاتھ کاٹوں تک۔ بسم اللہ کہنا۔ مسواک کرنا۔  
کلی کرنا۔ ناکش بین پانی لینا۔ داڑھی مین خلال کرنا۔ انگلیوں  
مین خلال کرنا۔ تین تین مرتبہ ہر عضو کا دھونا۔ نیٹ کرنا۔  
تمام سر کا مسح کرنا۔ کان کا مسح کرنا سر کے نیچے پانی سے۔ ترتیب کو  
نگاہ رکھنا۔ پیر آبر ہر عضو کا دھونا۔

دھونا ہاتھوں کا انگلیوں سے گٹوں تک قبل استنجے اور بعد  
استنجے کے سنت ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص نے کسی سے ہاتھ دھوئے اور گٹوں سے

ہاتھ نہیں دھوئے کافی سب بچھڑو مت نہیں ہے۔ تسمیہ یعنی  
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ عن دین الاسلام کہنا  
ابتدا میں وضو کے بعد استنجے کے قبل بھی کہنا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ کسی نے الحمد للہ علی دین الاسلام نہیں کہا صرف  
بسم اللہ کہی سنت ادا ہو جائیگی۔

مسئلہ ۱۰۲ اگر کوئی شخص ابتدا میں وضو کے بعد الحمد  
کہے تو اسکو لازم ہے کہ جب وضو میں اسکو یاد آئے تو کہے۔

مسئلہ ۱۰۳ اگر کسی شخص نے استنجے کے قبل بسم اللہ نہیں کہی  
اور نہ کہا ہو گیا تو پھر دل میں بسم اللہ کہے زبان سے نہ کہے بلکہ  
بڑھنگی میں بسم اللہ کہنا مستحب نہیں بوجہ اسم خدا کی تعظیم کے۔  
مسواک کرنا سنت موکدہ ہے اور وقت اسکا کھلی کرنے میں ہے  
اور واڑھ سے واڑھ کی طرف لیجانا چاہیے شروع کرنا سیدھے  
جانب سے اچھا ہے۔

مسئلہ ۱۰۴ اگر کسی شخص کو مسواک میں سر نہیں ہے تو کپڑے  
سے یا انگلی سے سیدھے ہاتھ کی مسواک کرے۔

**فائدہ**۔ کوئی نا جائز نہیں ایک شخص کی مسواک سے دوسرے شخص کا مسواک کرنا جب تک کہ کراہت نہ معلوم ہو یا ان کثرت شایع ایک دوسرے کی مسواک کرنے کو منع بھی کہتے ہیں۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا ہمارے نزدیک سنت مؤکد ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض ہے اور ہر کلی کے لیے پانی جدید لینا اچھا ہے اور ایسے ہی ناک کے پانی میں بھی جدید لینا اچھا ہے۔

**مسئلہ**۔ اگر کسی شخص نے ایک چلو سے تین کھین کین کھا جاتا ہے کہ سنت ادا ہو جائیگی کیونکہ پانی جدید ہے لیکن اگر کسی نے ایک چلو سے تین مرتبہ ناک میں پانی لیا تو کھا جاتا ہے کہ سنت ادا ہوگی کیونکہ ناک میں پانی ترک نہیں سکتا اور مستعمل اور غیر مستعمل دونوں چھاتے ہیں پانی جدید نہیں رہتا ہے۔

مبالغہ کلی کرنے میں اور ناک میں پانی لینے میں ہنت ہے شمس الامینیہ مبالغہ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ پانی کو منہ میں ایک جانب سے دوسری جانب میں پھرایا اور امام خواہر زادہ کہتے ہیں کہ غرغہ کرنا کلی میں اور جذب کرنا سانس سے ناک میں۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے کلی کے لیے پانی لیا اور پی گیا  
 کلی ہو گئی مگر بہتر ہے کہ خشک دے کیونکہ پانی مستعمل ہے حلال کرنا  
 داڑھی اور انگلیوں میں امام قدوری نے کہا ہے کہ سنت ہے  
 لیکن داڑھی میں حلال کرنا امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک  
 مستحب ہے اور امام ابو یوسف سنت کہتے ہیں اور انگلیوں میں  
 حلال بالاجماع سنت ہے حلال داڑھی میں اس طرح کرے کہ  
 نیچے سے ہاتھ کی انگلیوں کو ڈالے اور اوپر کے جانب نکال لے  
 حلال انگلیوں میں اس طرح کرے کہ نیچے سے انگلیوں کو اور اوپر کی جانب نکالے اور  
 لائق ہو کہ پاؤں کی انگلیوں میں حلال کرتے وقت اٹے ہاتھ کی چھنگلیا  
 سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیا کی طرف سے شروع کرے اور انگوٹھے پر اس کے  
 ختم کرے پھر انگوٹھے سے بائیں پاؤں کے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے۔  
 مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کی انگلیوں کے بیچ پانی نہیں پہنچا ہے  
 تو پانی پہنچانا فرض ہے ورنہ سنت ہے۔

مسئلہ (۲) اگر کوئی شخص تالاب یا ندی میں نہا رہا ہے  
 اور اسے پاؤں اپنے پھیلا دیے ہیں تو اس کو پھر حلال کرنا

انگلیوں سے انگلیوں میں ضروری نہیں ہے۔

تین تین مرتبہ سوائے مسح سر کے سب عضو کا دھونا سنت ہے لیکن ایک مرتبہ فرض ہے اور دو مرتبہ سنت موکدہ ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص نے دو دو مرتبہ اعضا کو دھویا تو وہ گنہگار ہو اس وجہ سے کہ اسے سنت مشہورہ کو ترک کیا۔

نیت کرنا سنت موکدہ ہے علامہ قدوری نے مستحب لکھا ہے

نیت وضو کی عربی میں کرنا مستحب ہو اور دل میں نیت کر لینا

سنت کو کفایت کرتا ہے عربی میں نیت یہ ہے نوبت ان اقوضاً

للصلوة الى الله تعالى یا نوبت دفع الحدث یا نوبت

استباحة الصلوة یا نوبت الطهارة یعنی نیت کرنا ہون میں

کہ وضو کروں میں نماز کے لیے واسطے تقرب حاصل کرنے کے

طرف اللہ کے یا نیت کرنا ہون میں حدث کے دور ہونے کی

یا مباح ہو جانے کی نماز کے یا نیت کرنا ہون میں طہارت کی اور

وقت نیت کا اور سوقت ہے جبکہ وضو نہ رہے یا جاتا رہے۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص کے اعضاے وضو پر پانی بہا تو اگرچہ



و دینت نہ کرے اُسکا وضو ہو جائیگا۔

اور کان کا مسح اس طور پر کرنا چاہیے کہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے صورت اُسکی یہ ہے کہ دونوں ہاتھ بھگوئے اور دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں دخنصر بنعرو سطحی کے سرے ملائے اور اُنکو آگے سے سر کی چند یا برتیجھے تک لیجائے اور پیشی سر سے لگائے پھر تیجھے سے آگے کی طرف ہاتھ لائے اور بازو و پیر چند یا کی جو چھوٹ گئی ہے سر کی جگہ اُنسر پیشی سے مسح کرے اور پھر انگوٹھے سے اوپر کان کے مسح کرے اور کلمہ کی انگلی سے اندر کان کے مسح کرے۔

و تیب کو نگاہ رکھنا یعنی پہلے ہاتھ لٹون تک دھونا پھر سواک اور کلی کرنا اور ناک میں پانی لینا پھر منہ دھونا پھر ہاتھ کہنی تک دھونا پھر مسح سر کا کرنا پھر پاؤں دھونا سنت ہے اور علامہ قدوری نے مستحب لکھا ہے۔ برابر دھونا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے دوسرے عضو کو دھولے اور گرمی کی متوسط حالت معتبر ہے رستجات وضو ہر عضو کو سیدھی جانب دھونا گردن کا مسح کرنا

ہر عضو کو سیدھی جانب سے دھونا یعنی سیدھے ہاتھ کو اٹھتے ہاتھ سے پہلے دھونا اور سیدھے پاؤں کو اٹھتے پاؤں سے پہلے دھونا مسح کرنا گردن کا بھی مستحب علمائے سمجھا ہے ہاتھ کی پشت پر جو پانی مسح کرنے سے باقی ہے اُسکو گردن پر پھیرے۔

**آداب وضو**

رو قبیلہ ہونا قبل وضو کے استنجا کر لینا ننگے سر ہو جانا۔ وضو کر کے ایک پاک کپڑے سے اعضا سے وضو کو پونچھنا۔ دعا سے باثورہ وضو کی پڑھنا جو کیفیت وضو میں لکھی جائیگی اور کلام نہ کرنا وضو کر کے مین توڑنے والی وضو کی سات چیزیں ہیں جو چیزیں پیشاب پاخانے کے مقام سے نکلتی ہیں خون اور پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے بڑھ جانا منہ بھر کے قے کرنا۔ سونا تکیہ لگا کر یا پہلو کے بھل یا ایک لگا کے۔ بے ہوش ہو جانا۔ جنوں۔ قہقہہ نماز میں۔

جو چیزیں پیشاب پاخانے کے مقام سے نکلتی ہیں جیسے پیشاب پاخانہ مذی سنی ودی کیڑے پھیری ریت خون استحاضہ وغیرہ

سب کے نزدیک یہ ناقض وضو نہیں ریح جو پیشاب کے مقام سے نکلے ہیں وہ ناقض وضو نہیں ہاں پاخانے کے مقام سے جو ریح صادر ہوتے ہیں ناقض وضو ہیں۔

مسئلہ (۱) ایک عورت کا مقام پیشاب و پاخانہ کامل گیا ہے اور ریح اُس کے صادر ہوئے سبب ہے اُس کو وضو کرے۔

خون اور پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے بڑھ جانا وضو کو توڑتا ہے اگر خود سے خون نہیں نکلا ہے اور ایسا ہی وہ خون کہ اگر نہ نکالا جائے نہ نکلے تو صاحب ہدایہ کے نزدیک ناقض وضو نہیں ہے اور علامہ سرخسی کے نزدیک ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۱) کسی کے کیل دانے سے نکالی درہمی نہیں ناقض وضو نہیں ہے۔

مسئلہ (۲) کسی شخص نے ناک میں انگلی ڈالی اور وہ گڑ گئی خون اگر ناک سے بہ نکلا وضو ٹوٹ گیا اور اگر ناک میں باقی رہا وضو رہا۔

مسئلہ (۳) کسی نے مسواک کی اور اُٹھیں اثر خون کا اُس نے پایا اگر خون بہا تو وضو ٹوٹ جائیگا ورنہ نہیں۔

مسئلہ (۴) اگر کسی نے ناک صاف کی اور چھینکے سے خون منجمد

نکلا نافض وضو نہیں ہے اگر قطرہ خون کا ٹپکا نافض وضو ہے۔  
حد زخم سے بڑھ جائیگی یہ ہے کہ منہ سے زخم کے بڑھے اگرچہ منہ سے  
اوپنچا ہو جائے جب تک نہ بے نافض وضو نہیں ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص کے خون نکلا اور اُس نے اُسپر مٹی یا اور کوئی  
چیز ڈال دی اور اُس نے خون کو سوک لیا پھر نکلا اور جس نے نہ پایا اور مٹی ڈال دی  
وہ سوک گئی اگر اس قدر نکلا ہو کہ مٹی نہ ڈالنے سے نہ نکلا وضو کو توڑ جائیگی  
اگر کوئی کپڑے سے بار بار پونچے کہ اگر نہ پونچتا تو خون بہکتا وضو ٹوٹ جائیگا  
مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے زخم پر چٹی باندھی اگر تری چٹی پر  
اگئی تو وضو ٹوٹ جائیگا اگر نہ آگئی نہ ٹوٹے گا اگر چٹی دھری ہے  
اور ایک چٹی پر خون پھیل گیا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی کپڑا زخم سے نکلے تو وہ طاهر ہے وضو کو  
نہ توڑے گا برخلاف پیشاب یا خانی کے مقام کے کہ اگر کپڑا نکلے وضو ٹوٹ جائیگا  
مسئلہ (۴) جب کہ خون زخم سے تجاوز کرے تو وہ طاهر ہے  
یا نہیں ہدایہ میں ہے اگر یہ شخص بے وضو نہیں ہے تو وہ نجس نہیں ہے  
اور ایسا ہی امام ابو یوسف سے نقل کیا ہے اور نزدیک امام محمد

مجس ہے فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر اُن چیزوں میں جو جامد ہیں جیسے کپڑے بدن لکڑی وغیرہ اور امام محمد کے قول پر ہے اگر مینے والی چیز میں خون لگے جیسے پانی وغیرہ اور ایسی ہی فی ہے اگر منہ بھر کے ہو۔

منہ بھر کے ہو یعنی جب کا ضبط کرنا ممکن نہ ہو مگر تکلیف سے قے پانی اور کھانسی جب منہ بھر کے نہ تو ناقض وضو نہیں اگر ہو تو ناقض وضو بلغم کی قے اگر بلغم دماغ سے آیا ہے تو کسی کے نزدیک اگرچہ منہ بھر کے ہو ناقض وضو نہیں اگر سیٹ سے چڑھا ہے تو امام ابو یوسف کے نزدیک ناقض وضو ہے اگر خون کی قے ہوئی ہے اور خون جما ہوا ہے ہوتا نہیں جب تک منہ بھر کے قے نہ ہوگی ناقض وضو نہیں ہے اگر ہوتا ہے تو امام محمد کے نزدیک وہ خون اگر سیٹ سے چڑھا ہے تو جب تک منہ بھر کے نہ ہوگا ناقض وضو نہیں اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک خون تھوڑا ہو بہت ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے پانی پیا اور پھر صاف پانی قے میں

اگر وضو ٹوٹ جائے گا۔

**مسئلہ ۲۲)** اگر کسی نے مشرق قے کی کوئی مرتبہ تھوڑی تھوڑی قے کی کہ اگر جمع کی جائے تو ٹھنڈے پھرے ہو جائے تو نزدیک امام ابو یوسف کے اعتباراً اتحاد محاسن کا سبب یعنی اگر تھوڑی تھوڑی قے ایک ہی مجلس میں ہوئی ہے جسکا مجموعہ ٹھنڈے پھرے ہوئے تو ناقض وضو ہے اور امام محمد کے نزدیک سبب کے اتحاد کا اعتبار ہے سبب کے اتحاد کا یہ مطلب ہے کہ اگر قے کی اسے اور سکون ہو گیا پھر قے کی بجز سکون کے تو اختلاف سبب کا ہے اگر دوسری بار قے کی بغیر سکون کے تو اتحاد ہے۔ اور سوناٹیک لگا کر اس طرح کہ اگر ٹیک گرا دے جائے تو تکیہ لگانے والا گر جائے یا تکیہ لگانا کسی بازو پر یا لبٹ کر سونا ناقض وضو ہے۔

**مسئلہ ۲۳)** اگر کوئی شخص کھڑے کھڑے سو گیا تو اسکا وضو نہیں جائیگا۔ یہوشی اور جنون بھی ناقض وضو ہیں فرق دونوں میں یہ ہے کہ یہوشی عقل پر غالب آ جاتی ہے اور جنون عقل کو زائل کر دیتا ہے تمنا زمین یہوشی ہو یا خارج نماز میں وضو جاتا ہے کیا ایسے ہی نشہ بھی ناقض وضو ہے نشہ کتے میں بیخود ہو جانے کو اس طرح کہ مرد

اور عورت کی پہچان نہ رہے۔

اور فقہہ کہتے ہیں ایسی ہنسی کو جسکی آواز پاس والا نہ سنے دانستہ کھلین یا نہ کھلین ناقض وضو ہے جیکہ قائل بالغ نماز میں فقہہ لگائے نماز بھی نہ کوغ اور سجدہ والی ہو بارادہ ہنسے یا بھولے سے ہنسے۔

مسئلہ (۱) اگر کوئی شخص نماز میں سو گیا اور وہ ہنسا نماز اسکی جاتی نہ پہلی اور وضو نہ جائیگا۔

مسئلہ (۲) اگر بھول گیا کوئی شخص کہ وہ نماز میں ہے اور وہ ہنسا وضو اسکا جاتا رہیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی بچہ ہنسے نماز میں وضو اسکا نہ جائے گا بان مراقب جو قریب بلوغ کے ہو اگر ہنسے تو اسکا وضو جاتا رہیگا۔

مسئلہ (۴) اور بنا کرنے والا (آگے اسکا حال معلوم ہوگا) اگر وضو کر کے پاٹا اور راستہ میں ہنسا نماز اسکی ٹوٹ جائیگی اور وضو اسکا نہ جائے گا۔

مسئلہ (۵) اگر کسی نے غسل کیا اور نماز اسنے پڑھی (کیونکہ غسل طہارت ادا کرنے سے وضو کا پھر کرنا ضروری نہیں رہتا)

اور نماز میں قہقہہ اُسنے لگایا اُسکا غسل نہ ٹوٹے گا بلکہ اُن اعضا کی طہارت جاتی رہے گی جو وضو کے ہیں۔

مسئلہ (۶) اگر کسی نے قہقہہ لگایا نماز جنازہ یا سجدہ تلاوت میں تو اُسکا وضو نہ ٹوٹے گا کیونکہ وہ نماز صاحبِ کوع و سجود دونوں کی نہیں ہے۔ فائدہ وضو کی چار قسمیں ہیں ایک فرض ایک سنت ایک استحباب واجب فرض وہ ہے جو نماز پڑھنے کی غرض سے کیا جائے بدون اُسکے نماز نہیں ہوتی ہے یا قرآن شریف بے غلاف چھونے کے لیے یا سجدہ تلاوت کرنے کے واسطے وضو کیا جائے۔

واجب جو طواف کعبہ کرنے کی غرض سے کیا جائے۔

سنت جو سونے کے وقت کیا جائے زیارت قہقہہ نہ کہ واسطے کیا جائے

مسجد میں داخل ہونے کے لیے کیا جائے منہ زبانی قرآن شریف

پڑھنے کے لیے کیا جائے بیوی سے مقاربت کرنے کے وقت کیا جائے

مستحب کتب فقہ چھونے کے لیے وضو کیا جائے۔ علما اور فضلا کی

زیارت کرنے کے وقت کیا جائے۔ جھوٹ بولنے کے بعد اور غیبت کرنے کے بعد

کیا جائے۔



طریقہ وضو کا اور انہیں جو دعائیں پڑھنا چاہئیں ترتیب وار لکھتا ہوں تاکہ آسانی ہو۔

مسئلہ اگر کسی شخص کی جماعت جاتی ہے تو آداب چھوڑے اور اگر اُس پر بھی خوف فوت ہو تو مرتبہ وار صرف فرض پراکتفا کرے بہتر یہ ہے کہ کل عشاء ایک ایک مرتبہ دعوئے۔

### کیفیت وضو مع آداب

اولاً وضو کی نیت اس طرح ہو کرے نیت ان اقو ضیاً، فعلاً للحدیث واستباحۃ المصلوۃ تقریاً بالی اللہ تعالیٰ وانقطاً عما عن فامواذاتہ وباللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اسکے بعد تین مرتبہ ہاتھ دعوئے اور انگلیوں میں ظلال کرے اور ہاتھ دعوئے وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لا سلام حق والکفر باطل والحمد للہ الذی جعل الصاء طہوراً ولا سلام نوراً پڑھے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور سواک کرے۔

پہلی کلی کے وقت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان  
 محمدا رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم دوسری کلی  
 کے وقت اللهم اسقني من حوض نبيك كاساً لا ظمأ بعده  
 ابد اللهم اعني على تلاوة ذكرك وشكرك وتلاوة كتابك  
 اور تیسری کلی کے وقت اللهم صل وسلم على محمد وعلى آل  
 محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ ناکہ بین پانی کے پہلی مرتبہ اشهد  
 ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله صلى الله عليه  
 وعلى آله وسلم دوسری مرتبہ اللهم لا تحرمني راحة نعيمك  
 وجنائك اللهم ارنى مراآة الجنة وارزقني من نعيمها ولا  
 ترحمني راحة النار اور تیسری مرتبہ اللهم صل وسلم على  
 محمد وعلى آل محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ منھ دھوئے اور اگر  
 واراضی ہو تو آسمین خلال کرے اور پہلی مرتبہ منھ دھوتے وقت  
 اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله  
 صلى الله عليه وعلى آله وسلم دوسری مرتبہ اللهم بيض وجهي  
 بنورك يوم تبيض وجوه اوليائك ولا تسود وجهي يوم

تسود وجوه ائمتہ اور تیسری مرتبہ اللہم صل وسلم علی محمد وعلی  
 آل محمد پڑھتے بعد از ان دہنا ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ  
 دھوئے پہلی مرتبہ اشہدان لا الہ الا اللہ وا شہدان  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم دوسری بار  
 اللہم اعطنی کتابی یقیمنی وحاسبنی حساباً یسیراً اور  
 تیسری مرتبہ اللہم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد پڑھتے  
 بعد از ان پابان ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ  
 اشہدان لا الہ الا اللہ آخر تک اور دوسری بین اللہم لا  
 تعطنی کتابی یشمالی ولا من وراء ظہری اور تیسری بار درود  
 مذکورہ بالا پڑھتے بعد از ان سر کا مسح کرتے وقت اشہدان  
 لا الہ الا اللہ وا شہدان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
 علی آلہ وسلم اللہم اظلمنی تحت ظل عرشک اللہم غشینی  
 برحمتک وتنزل علی من یرکاتک اللہم صل وسلم علی محمد  
 وعلی آل محمد پڑھتے بعد از ان کانو کا مسح کرتے وقت اشہدان  
 لا الہ الا اللہ وا شہدان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وعلیٰ آلہ وسلم اللہم اجعلنی من الذین یشہون القول  
 ویذہبون احسنہ پڑھے بعد اذان گردن کا مسح کرتے وقت  
 اشد ان لا الہ الا اللہ واشہدا ان محمد اسر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللہم اجعلنی رقیب من النار  
 اللہم صلی وسلم تعنی حق وعلیٰ آل محمد پڑھے بعد اذان واپس  
 پیرتین مرتبہ دھوئے اور ظلال کر کے پہلی مرتبہ دھوئے وقت نشہ  
 مذکور بالا دوسری مرتبہ اللہم ثبت قدمی علی الصراط یوم  
 تنزل فیہ اقدام المنافقین اہر تیسری مرتبہ درود مذکور بالا  
 پڑھے۔ اس طرح بابا ان پاؤں دھوئے صرف دوسری مرتبہ دھوئے  
 کے وقت اللہم اجعلنی سعید مشکور و ذنبی مغفور و علی  
 مقبول و تجارتی لن بتور پڑھے۔ اور اول اور آخر دھوئے پاؤں  
 دھوئے وقت جو ادعیہ پڑھے ہیں وہی پڑھے۔ اور بعد تمامی  
 وضو بلا فصل اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من  
 المتطہرین واجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی  
 من الذین لا خوف علیہم ولا هم یحزنون سبحانک اللہم

وَجِدْكَ أَشْهَدُ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ  
 وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ  
 پڑھے پھر اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ایک بار پھر  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اور سورہ قدر یعنی اَنَا أَنْزَلْنَاهُ  
 تین بار پڑھے۔ بعد اسکے اگر روزہ دار ہو تو کھڑے ہو کر تین گھونٹ  
 بقیہ وضو کے پانی سے پیے اس طرح پر کہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 اُمّی پہلا گھونٹ پیے پھر الحمد للہ کہے بعد اُسکے بِسْمِ اللَّهِ اُمّی  
 دوسرا گھونٹ پیے اور الحمد للہ رب العالمین کہے پھر بِسْمِ اللَّهِ  
 اُمّی تیسرا گھونٹ پیے اور الحمد للہ رب العالمین الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 کہے۔ بعد اسکے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اشْفِنِي بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِي  
 بِدَوَائِكَ وَاحْفَظْنِي مِنَ الْوَحْلِ وَالْأَمْرَاضِ وَالْأَوْجَاعِ  
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور اگر روزہ دار ہو تو بجا سے  
 پینے کے تین مرتبہ بطریقہ مذکورہ کلی کرے۔

### احکام غسل

غسل اگر غین کو زبر ہو تو معنی اُسکے دھونے کے ہیں اور اگر پیش

ہو تو نہانے کے ہیں اور یہاں پر بھی مراد ہی یعنی تمام جسم پر پانی کھانا

### فرائض غسل کے چارہین

تمام بدن کا دھونا۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی لینا۔ اور نجاست بھری ہوئی کو دھونا۔ تمام بدن سر کے بالوں سے پاؤں کے توپے کی کھال تک مراد ہو اور ہونٹھ کے درمیان جو جلد معلوم ہوتی ہے اُسکا دھونا بھی فرض ہے اور کلی کرنا اور ناک میں پانی لینے میں بھی مبالغہ چاہیے اور نجاست جہاں بھری ہو اُسکو دور کرنا چاہیے۔

مسئلہ (۱) اگر جنب دریا یا تالاب میں ہو اور اُس نے ایک مرتبہ تمام بدن کو پھینکا دیا کہ تمام بدن بھیگ گیا غسل کا ہو جائیگا۔  
مسئلہ (۲) اگر وہ شخص جسکا ختنہ نہیں ہوا اور وہ کھال اُسکی باقی ہے اور پانی قلفہ کے نیچے نہ پہنچا تو غسل اُسکا ہو جائیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کسی عورت یا مرد کے ناخن کے نیچے خیریاں یا ٹاجم کے خشک ہو گیا ایسا کہ پانی اُسکے نیچے نہیں پہنچ سکتا اُسکو چھڑانے اور دھونے۔

## سنت غسل کی

نیت پہلے قلب میں نہانے کی کرے اور زبان سے کہے  
 نَوَيْتُ الْغُسْلَ لِرَفْعِ الْجَنَابَةِ نِيَتِ كَرْتَا ہوں میں نہانے کے  
 جنابت کے دور کرنے کے لیے پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 کہہ کر ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے پھر جو نجاست لگی ہو اُسکو  
 دھوئے راور مستحب یہ ہے کہ سیدھی طرف سے دھوئے پھر وضو  
 کرے جیسا نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے مگر جو جگہ ایسی ہو جہاں  
 پانی رکنا ہوتا ہے پاؤں نہ دھوئے پھر پانی تین بار سر سے  
 پاؤں تک بہائے پھر اگر پاؤں نہیں دھوئے ہیں صاف  
 جگہ پر آکر پاؤں دھوئے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص کے سر کے بال تھوڑے سے خشک  
 رہ گئے جتنا پانی وہاں نہ پہونچے جنابت باقی ہے۔

مسئلہ (۲) ضروری ہے اس شخص پر جو تنگ انگوٹھی  
 پہنے ہے کہ انگوٹھی کو حرکت دلائے یہاں تک کہ پانی اُسکے  
 نیچے پہونچ جائے۔

مسئلہ (۳) خلائ کرنا انگلیوں میں جبکہ پانی پہنچ گیا ہو  
سنت ہے اگر پانی نہیں پہنچا تو فرض ہے پانی پہنچا نا۔  
مسئلہ (۴) اگر کوئی شخص حیات کچ یا پتھر پر جہان  
پانی نہیں رکھتا ہے تار یا ہوا اور اسے اپنے پانی بھرتے ہیں۔  
تو اس کو دھونا پانوں و صوف و ضروری نہیں بلکہ اسی حکم  
پر دھونا ہی کافی ہے۔

مسئلہ (۵) اگر کسی مرد کے بال بہت ڈیٹے ہیں یا بال  
چوٹی گندھی ہے تو اس کا کھونا اور بالوں کی بیکارگ پانی بہانہ ہو  
اگر عورت کی چوٹی گندھی ہے اس کو چوٹی کھونے کی ضرورت نہیں  
اگر پانی جڑوں تک بالوں کے پہنچ گیا ہو۔

مسئلہ (۶) اگر عورت نے کوئی خوشبو کی چیز سر پر تھوپ  
لی ہے ایسی کہ جب تک وہ دور نہو پانی جڑ تک نہ پہنچے چھڑانا  
اس کا ضروری ہے۔

مسئلہ (۷) اگر عورت پانی خریدنے کی محتاج ہو جنابت  
کے نہانے کے لیے تو قیمت اس پانی کی اس کے نزع پر ہے



اگر عورت مالدار نہ ہو کما جائے کہ کہا جائے اس سے کہ اگر تو قیمت اس پانی کی نہیں دیتا ہے تو عورت کو اجازت دے کہ پانی تک جائے یا تو خود لادے اور ابواللیث نے کہا ہے کہ قیمت واجب ہوگی زوج پر جیسا کہ پینے کے پانی کی قیمت اسی پر واجب ہو سکتی ہے وضو کے پانی کی سب کے نزدیک زوج پر قیمت واجب ہے اور قیمت بعض کے غسل کے پانی کی اگر حیض منقطع ہو گیا ہو دس دن سے کم مین تو زوج پر ہی ورنہ عورت پر۔

جو چیزیں غسل کو توڑ دیتی ہیں اور پھر غسل واجب ہوتا ہے چار ہیں۔ انزال منی کا لذت، عتد، غبار ہو جانا شافہ کا قبل یا وبرہن اور حیض اور نفاس کا انقطاع۔ منی وہی پانی ہے جس سے لڑکا پیدا ہو سکتا ہے عورت اور مرد دونوں کے نکلتا ہے امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ شرط ہے کہ شہوت سے کو ذکر نہ کیے۔ اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد کہتے ہیں کہ اسکا خروج بھی اگرچہ بلا وفق کے ہو سبب غسل کا ہی فتویٰ اسی پر ہے۔

مسئلہ (۱) اگر احتلام ہو کسی کو یا دیکھا اُسے کسی عورت کو

بشہوت اور جدا ہوئی منی شہوت سے لیکن جب وہ نکلنے کے قریب پہنچی تو اس شخص نے منہ کو ذکر کے مضبوط باندھ لیا یہاں تک کہ شہوت اُسکی جاتی رہی پھر چھوڑ دیا اُسنے پھر منی نکلی بغیر شہوت کے امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک غسل واجب ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص کو انزال ہوا اور وہ نہا یا پھر بعد نہانے کے پیشاب کیا اُسنے تو کچھ منی نکلی طرفین کے نزدیک غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی جاگتا اور اُسنے دیکھا کہ ذکر پر اِراں پر کچھ تری ہو اور احتلام اُسکو نہیں یاد ہو تو اگر ذکر اُسکا سونے کے قبل منتشر تھا تو غسل اُسپر نہیں مگر یہ کہ یقین کرے کہ یہ منی ہو اگر ساکن تھا قبل سونے کے تو اُسپر غسل ہے فحشہ میں ہے اگر منی ہے واجب ہوگا غسل بالانفاق اور اگر مذی ہے واجب ہوگا غسل نزدیک امام محمد اور امام اعظم کے برابر ہے کہ اُسکو احتلام یاد ہو یا نہ ہو اور ابو یوسف کہتے ہیں نہیں واجب ہوگا

جب تک نہ یقین کرے احتلام کو۔

مسئلہ ۴۴) خروج مذہبی کا کہ ایامعت کے وقت نکلتی ہی اور وہی کہ پانی سفید بعد پیشاب کے نکلتا ہے اور احتلام کہ انزال مٹی کا اس میں نہو اور نہ داغ دکھائی دیا ہو موجب غسل نہیں ہے فیہودیت حشفہ قبل بین ہو یا دبر بین یعنی سر نو کر یا وہ کھال جو بعد ختمہ کرنے کے اُونچی سی ہو جاتی ہے اسکا غائب ہو جانا پیشاب کے مقام میں عورت کے ہو یا پاخانہ کے مقام میں مرد اور عورت کے ہو دو نوپہر غسل واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ ۴۵) اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکا ذکر بعد رشفہ کٹ گیا تو اسکو جب اتنی مقدار تو کر کی داخل ہو غسل کرنا فرض ہوگا۔ حیض وہ خون ہے جسکو عاوثا رحم عورت کا پھینکتا ہے کم سے کم مدت اُسکی تین شبانہ روز ہیں اور اکثر مدت اسکی دس روز ہیں اور پاکی ایام حیض میں حیض کا حکم رکھتی ہے۔

مسئلہ ۴۶) اگر کسی عورت کو تین دن حیض کا خون آیا پھر بند ہو گیا دسویں روز پھر خون آیا وہ سب پورے دس دن

حیض کے ہین اور اب اسکے بعد اگر خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے۔  
 نفاس وہ خون ہے جو بعد ولادت کے جاری ہوتا ہوا قلیل مدت  
 اُسکی کوئی مقرر نہیں کسی عورت کو لمحہ بھر آتا ہے اکثر مدت اُسکی  
 چالیس روز ہین اور بعد مدت حیض و نفاس کے جو خون دیکھے  
 وہ حیض نہیں بلکہ استحاضہ ہو اُسکا حکم آگے بیان ہوتا ہے۔

جنب و رعائض اور نفاس میں نہ جائین اور کلام اللہ نہ چھوین  
 نیز کلام اللہ نہ پڑھوین اور طواف کعبہ نہ کریں اور رعائض اور نفاس  
 صحبت نہ کریں اور روزہ ایام حیض و نفاس میں نہ رکھیں نہ کھائیں  
 اور نماز نہ پڑھیں نہ تمنا کریں۔

مسئلہ (۲) استحاضہ وہ خون ہے جو بعد مدت حیض و نفاس  
 کے آتا ہے اُس میں اور نکسیر میں کوئی نہ فرقی نہیں و منکر کرے اور نماز  
 پڑھے اس طرح ودی اور ندی وغیرہ ہے۔

تاکید۔ چار غسل فرض ہیں (۱) وہ غسل جو فاعل و مفعول  
 دونوں پر واجب ہو حشفہ کے قبل یا دہر میں داخل کرنیکی وجہ سے  
 نواہ انزال ہو یا نہ ہو (۲) اُس انزال سے جو بوجہ شہوت کے

کسی وجہ سے ہو خواہ جانور کے ساتھ وحشی کی ہو یا زلف لگایا ہو یا ہاتھ  
 کے ساتھ وحشی کی ہو یا بوجہ اختلام کے انزال ہوا ہو یا بوجہ بوسہ کے  
 یا چھونے کے بشہوت انزال ہوا ہو تو غسل واجب ہے ورنہ  
 ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہے (۳) غسل حیض (۴) غسل  
 نفاس۔ چار غسل سنت ہیں۔ غسل جمعہ غسل عیدین کا غسل  
 احرام کا غسل عرفہ کا دو غسل واجب ہیں غسل میت کا  
 اور غسل اس شخص کا جو مالت جنابت میں اسلام لایا ہو لیکن  
 ان دونوں کو شارح نے فرض میں شمار کیا ہے۔  
 غسل مستحب بہت ہیں عیسے غسل کافر اور کافر کا جو کہ مسلمان  
 ہوں اور لڑکی اور لڑکے کا جبکہ سن بلوغ کو پہنچیں اور  
 مجنون جبکہ اچھا ہو۔

### احکام نجاست کے دور کرنے کے

نجاست خواہ بدن پر ہو یا کپڑے پر پانی یا ایسی چیزوں سے  
 دور کی جائے جسے ازالہ نجاست کا ہو سکتا ہے جیسے گلاب اور  
 بقدر ایک درم کے یعنی کف دست کے برابر نجاست غلیظہ

عفو ہر نجاست غلیظہ جیسے پیشاب و ریا خانہ اور خون اور شراب  
اور مرغی کا غلیظہ اور ان جانوروں کا پیشاب و گوشت جو کھائے  
نہیں جاتے ہیں اور گوبر اور لید و غیرہ اور ریع جائے نجاست غلیظہ  
نجاستہ خفیفہ جیسے ایسے جانوروں کا پیشاب جو نمائے جاتے ہیں اور  
گھوڑے کا پیشاب اور اڑنے والے پرندوں کا پیشاب اور گوشہ  
جو کھائے نہیں جاتے ہیں اور پھلی کا خون اور گدے اور غیر  
کالکاب و ہن اور پیشاب کی ایسی باریک باریک چیزیں جو  
سوئی کے ناکے کے برابر ہوں جو نجاست جسم خفیفہ ہے وہ  
اس جسم کے دور کرنے سے پاک ہوتی ہے اور غیر جسم تین تین  
مرتبہ دھونے سے پاک ہوتی ہے۔

جائزہ غسل اور وضو برسات کے پانی سے اور شپہ اور دریائے  
پانی سے اگر تغیر دے اسکو پاک چیز یعنی رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے  
پانی نجس ہو جاتا ہے نجس چیز کے گرنے سے اگر وہ درودہ یا جاری نہ ہو  
کنوین کا پانی بھی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے کنوین کا  
پورا پانی نکالاجائے اگر کوئی نجس چیز گری ہو یا آدی یا کتا

یا بکری یا بھینس گر کے مری ہو اگر چہ نہ بھولی نہ بھٹی ہو، وراگر  
چھوٹے جانور گرے ہوں مثل چوہے وغیرہ کے اور بھول جائیں اور  
بھٹ جائیں تو بھی پورا کنیزان اُچھا جائے اگر مرغ یا کبوتر یا بلی  
کے برابر جانور گرے اور چھوٹے چھوٹے نہیں تو کپاس ڈول نکالے  
جائیں اگر چہ بایڑ یا اگر گریا وغیرہ گری ہو، اور بھولی بھٹی  
ہوں مرغ یا بلی تو پیش ڈول سے وسط نکالے جائیں گے۔  
بحکم قائم مقام

تیمم قائم مقام غسل کے ہے اگر غسل کی نیت ہو اور وضو کے  
قائم مقام ہو اگر وضو کی نیت ہو۔  
تیمم کہتے ہیں ایک بار ہاتھ کو خاک پاک پر یا ان چیزوں پر  
جو زمین سے بنی ہوئی ہیں مارنا اور منہ پر پانی طوری سے  
ہاتھ لگا پھر لینا پھر دوبارہ ہاتھ مارنا اور کہنی سمیت دونوں  
ہاتھوں پر دونوں کا پھر لینا اور نیت کرنا بھی فرض ہے تیمم اگر غسل  
کے عوض ہو جو چیزیں غسل کو ٹوٹی ہیں ان سے یہ بھی ٹوٹ جاتا ہے  
اور اگر وضو کے عوض ہو تو وضو وضو اسکو توڑ دیتے ہیں۔

تیم اسی وقت جائز ہو جبکہ قدرت پانی پر نہوا اگر پانی پر قادر ہو گیا  
تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

قدرت پانی پر نہو جیسے وہ شخص بقدر ایک میل کے پانی سے  
دور ہو سکا جائے اگر شرعی کا ہوتا ہے اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہے  
یا خوف ہو مرض کے پیدا ہونے یا بڑھ جانے کا یا خوف ہو عدو کا  
یا خوف ہو تشنگی کا کہ اُس کے پاس پانی صرف پینے کا ہی یا ڈول اور  
ٹی پاس نہیں ہو نہ کوئی پانی دیتا ہو نہ ڈول اور تھی دیتا ہو۔

### احکام موزہ پر مسح کرنے کے

اگر موزہ طہارت کا مل یعنی با وضو ہو نیکی حالت میں پہنا گیا ہو تو  
سپر وضو کے وقت پھر مسح کر لینا کافی ہے غسل کے لیے اتارنا چاہیے  
سافر کو مسح کرنے کے وقت سے تین شبانہ روز اور مقیم کو ایک  
شبانہ روز موزہ پر مسح کرنا جائز ہے۔

طریقہ مسح کا موزہ پر یہ ہے کہ ہاتھ کو تر کر کے انگلیوں سے پاؤں کی  
پنڈلی تک موزہ پر خطوط کھینچے۔

اگر بقدر تین انگل پیر کی چھنگلیا کے موزہ پھٹ گیا ہو تو ابھر



مسح کرنا جائز نہیں ہو۔

جو چیزیں وضو کو توڑتی ہیں موزہ کے مسح کو بھی توڑتی ہیں اور اگر موزہ کی مدت ختم ہوگئی ہو تو پھر مسح اُس پر جائز نہیں پیر کا وضو ضرور ہو مسح کرنا پاٹی اور کپچی پر جو چوٹ اور زخم وغیرہ پر باندھی جاتی ہیں جائز ہو۔

مدت اُسکی چوٹ اور زخم وغیرہ کا اچھا ہو جانا ہے  
نماز کی دوسری شرط

شرمگاہ کا پردہ کرنا یعنی دھانپ لینا شرمگاہ کو ایسے کپڑے

سے کہ جس سے اسکے نیچے کی چیز دکھائی نہیں دیتی ہو۔

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے نماز پڑھی ایسے کپڑے میں جسکے

نیچے جلد دکھائی دیتی ہو نماز اُسکی نہوگی۔ عیب جالی یا ٹھل وغیرہ

مسئلہ (۲) اگر کسی نے نماز پڑھی اندھیرے گھر میں تنگ

اور اُسکے پاس کپڑے پاک ہیں نماز اُسکی نہوگی۔

مسئلہ (۳) اگر کسی نے نماز پڑھی پانی میں تنگ اگر پانی

ملگیا ہو نیچے کی چیز دکھائی نہیں دیتی نماز ہو جائیگی اگر صاف

پانی ہے نہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ (۴) مرد کے لئے مکروہ ہو نماز پر حنا یا ریشم کے کپڑے پہنکر اور ریشم کے کپڑے کے اوپر بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کسی نے نماز پڑھی نماز ہو جائیگی۔ جیسے کسی نے نماز پڑھی غصب کے کپڑے پر یا غصب کی زمین پر یا وضو کیا غصب کے پانی سے نماز ہو جائیگی۔

شرکاء مرد کی ناف کے نیچے سے گھٹنا سمیت اور آزاد عورت کا کل جسم شرکاء ہو مگر اسکا منہ اور ہتھیلیاں (ستر نہیں ہیں) امام قدوری کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کے قدم بھی عورت (داخل ستر) ہیں اور یہ مین ہی کہ صحیح یہ ہے کہ وہ عورت نہیں ہے اور کہا گیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ قدیم عورت کے ستر داخل ہیں دیکھنے اور چھونے کے اعتبار سے اور نماز اور چلنے کے اعتبار سے ستر نہیں ہیں۔

ہتھیلی سے مراد باطن اُسکا ہے لیکن ظاہر ہتھیلی کا شرکاء ہے اور لونڈی کے حق میں شرکاء وہی ہے جو مرد کی ہے لیکن

پیٹ اور پیچھ اُسکی شرمگاہ میں داخل ہو اور حکم خاشی کا حکم عورت  
 کا ہو اگر خاشی غلام ہو تو حکم اُسکا لونڈی کا ہو۔  
 شرمگاہ کی دو قسمیں ہیں غلیظہ جیسے قبل یا دبر اور خفیفہ سو اُن  
 شرمگاہ کھلجانا نماز کے ادا کا مانع نہیں لیکن زیادہ کھلجانا مانع ہو۔  
 مانع کی حد چوتھائی عضو کا کھلجانا ہو تو اگر کم ربع سے کھل گیا  
 نماز نہ ٹوٹے گی ایسے ہی اگر اتنا متفرق کھلا ہو کہ اگر سب جمع کیا جائے  
 تو ربع عضو ہو جائے تو یہ بھی امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے  
 نزدیک مانع ہو لیکن نزدیک امام ابو یوسف کے نصف عضو  
 مانع ہو اگر نصف یا زیادہ نصف سے کھلا تو اُنکے نزدیک مانع ہو  
 ورنہ نہیں۔ اور عضو جیسے پیٹ پر ان پنڈلی سرنگے ہوئے ہاں  
 سر سے عورت کے یہاں تک کہ اگر کھل جائے کوئی چوتھائی نہیں  
 مانع ہو جائیگا اور ذکر تنہا اور انشیدین تنہا اور دبر تنہا اور پٹیا  
 چوڑی کی تنہا ایک ایک عضو کا حکم رکھتی ہیں اور چھاتیان عورت  
 کی اگر سینے پر اٹھی ہیں تو سینہ میں شامل ہیں اور اگر ٹانگ  
 لگی ہیں تو تنہا خود ایک عضو ہیں۔ چوتھائی کھل جانے میں

شرمگاہ غلیظہ اور خفیہ دونوں یکساں ہیں۔

مسئلہ (۱) اگر کسی عورت نے نماز پڑھی اور اسکی چوتھائی پنڈلی کھلی ہوئی ہو تو نماز دہرائے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اگر چوتھائی کان عورت کا کھل گیا ہو تو اسکی نماز سنو گی۔  
فائلح۔ تھراشی نے کہا ہے ہر عضو عورت کا شرمگاہ ہے جب اس کے بدن سے کاٹ لیا جائے تو اسکی طرف دیکھنا جائز ہے یا نہیں اور اس میں دو روایتیں ہیں ایک یہ کہ اسکی طرف دیکھنا جائز ہے کہ وہ مثل تھوک و ر خون کے ہو دوسرے یہ کہ نہیں چاہئے یہی روایت اصح ہے۔ ایسا ہی حکم ذکر کا ہے جب کاٹ لیا گیا ہو اور جھانٹیں جبکہ مونڈ ڈالی گئی کہوں اصح یہ ہے کہ دیکھنا نہیں جائز ہے اور کہتے ہیں کہ جائز ہے اس جہ سے کہ جب جدا ہو گیا بدن سے انسان کے حرمت اسکی جاتی رہی۔

مسئلہ (۲) اگر لونڈی نماز پڑھنے میں آزاد کر دی گئی تو اسکی نماز ہو جائیگی اگرچہ وہ پردہ آزاد عورت کا نہیں کیے ہو بخلاف ننگے کے اگر نماز کی حالت میں اسکو کپڑا مل جائے تو اس کی نماز

جاتی رہی پھر اگر کپڑا لینے تین قدم یا اُس سے کم چلا تو نماز  
فاسد ہوگی اگر اس سے زیادہ چلا نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ (۳۳) اگر کوئی شخص ایسی چیزیں نہ پائے جس سے  
نجاست کپڑے کی دور کرے تو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے اور  
دُہرا نا ضروری نہیں یہ اگر دو دھون کے ہو اگر چوتھائی یا زیادہ  
چوتھائی سے کپڑا ظاہر ہی نماز پڑھے اُسی کپڑے میں اگر ننگا  
نماز پڑھے نماز ہوگی اور اگر کم چوتھائی سے پاک ہو امام محمد کے  
نزدیک یہی حکم ہے نہیں جائز ہے اُسکو ننگے نماز پڑھنا اور نزدیک  
صاحبین کے اُسکو اختیار ہے نماز پڑھے ننگا یا اُس کپڑے میں اور یہ  
کپڑے کو پہنے نماز پڑھے تو یہ افضل ہے۔

مسئلہ (۳۴) جو شخص کسی کپڑے پر خواہ ریشم کا ہو یا کسی  
چیز کا ہو نہ قادر ہو تو ننگا بیٹھ کر نماز پڑھے اس طرح کہ اشارہ  
کرے رکوع اور سجدہ کا اگر کھڑے کھڑے نماز پڑھے نماز ہو جائیگی  
لیکن اول صورت افضل ہے

مسئلہ (۳۵) اگر دو شخص ایک کپڑے دونوں طرفوں سے

ڈھانپے ہوئے نماز پڑھتے ہیں دونوں کی نماز ہو جائیگی ایسی ہی  
اگر کوئی نماز پڑھتا ہو اور ایک طرف اپنے کپڑے کا کسی سوتے  
ہوئے پر ڈال دے نماز اسکی ہو جائیگی۔

### نماز کی تیسری شرط

نیت کرنا (۳) علم پہلے ہو جائے جو کام کرنے والا ہی اسکا یہ شرط ہے  
قلب سے جانتا ہو اگر زبان سے ادا کرے تو سنت ہی ہاتھ  
اٹھائے اگر نماز فرض کی نیت ہو تو اسکی تعیین کر دے جزیئین  
کافی ہو محض اسکی نیت کرنا کہ فرض ادا کرتا ہی کیونکہ فرض کی بہت  
قسمیں ہیں بان اگر نیت کرے کہ فرض اسوقت کی جائز ہے  
اگر جمعہ میں نہیں جائز ہے یہ اسوقت جبکہ وقت موجود ہو اس میں  
نماز پڑھے اگر وقت جا چکا اُسکے بعد اُسے کہا کہ اسوقت کی  
نماز پڑھتا ہوں اور وقت جائز کا حال نہیں جانتا ہی نماز نہوگی  
مثلاً ظہر کے بعد وقت عصر کا ہے اگر اُسے اسوقت کے فرض کی نیت  
کی تو اُسے نیت کی عصر کی اور صلوٰۃ عصر کی نیت سے صلوٰۃ ظہر  
نہیں ادا ہو سکتی۔ بان اگر اُسے نیت کی آج کے دن کے ظہر کی

اگرچہ وقت جا چکا ہو نماز ظہر کی ادا ہو جائے گی۔ لیکن اگر نماز نفل کی ہو تو کافی ہو مطلق نیت نماز کی۔

اور اختلاف کیا گیا ہے تراویح میں صبح یہ ہو کہ نہیں جائز ہے مگر ساتھ نیت تراویح کے اور متاخرین کہتے ہیں کہ تراویح اور سنتین مطلق نماز کی نیت سے ادا ہو جاتی ہیں مگر اختیار ہے کہ تراویح یا اور سنت کی خاص نیت کرے سنت میں نیت کرے سنت کی اور وتر میں نیت کرے وتر کی اور ایسی ہی

عید بن میں عید بن کی۔  
نماز کی چوتھی شرط

منہ کرنا قبلہ کے رخ یعنی ہندوستان سے مغرب کی طرف منہ کرنا شرط ہو۔

لہذا فرض یا نفل نمازین یا سجدہ تلاوت یا صلوات جنازہ قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کر کے پڑھنا جائز نہیں ہو اور اگر کسی نے بہ ارادہ جان بوجہ کے بے عذر غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی تو کافر ہوگا مگر جبکہ عدو کا خوف ہو یا رندوں کا یا لٹیروں کا تو غیر سمت

قبلہ پر نماز درست ہو اسی طرح جو شخص کسی پڑے پر دریا میں  
بہا جاتا ہو اور اُسکو خوف ہو کہ اگر رخ قبلہ کی جانب کریگا  
تو گر پڑیگا یا جو مریض قبلہ کی طرف نہیں پھر سکتا یا پھر سکتا ہے۔  
لیکن مریض کے بڑھاپے کا خوف ہو تو ایسے شخصوں کو غیر سمت  
قبلہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

اگر قبلہ کا رخ شتبہ ہو اور کوئی موجود بھی نہیں ہو کہ جس سے  
پوچھتے تو سمت قبلہ میں اجتہاد کرے اور اُسی طرف نماز پڑھے۔  
مسئلہ اگر کسی شخص کا اجتہاد کسی ایک طرف نہیں رہا  
ہو تاہو بعض لوگوں کے نزدیک نماز میں تاخیر کرے اور  
بعضوں کے نزدیک چاروں طرف نماز پڑھے۔

مسئلہ سمت قبلہ معلوم ہونے کی صورت میں دوسرے  
شخص سے پوچھ لینا واجب ہے اور اگر اُس نے نہ پوچھا تو نماز نہوگی۔  
اور اگر بعد نماز پڑھنے کے اُسکو معلوم ہوا کہ غلط رخ پر نماز پڑھی  
تو نماز نہ دہرائے اور اگر اندر نماز کے اُسکو معلوم ہوا کہ غلطی ہوئی  
تو نماز میں رو قبلہ ہو جائے اور اُسی نماز کو پورا کرے۔



مسئلہ اگر کسی نے نماز پڑھی تھری یعنی غور سے اور قبلہ کی طرف ہے لیکن پوچھا نہیں اُس شخص سے جو موجود ہو تو اسکی نماز امام ابی یوسف کے علاوہ کسی امام کے نزدیک نہ ہوگی۔

مسئلہ اگر کسی نے تھری کی اور ایک طرف اُسکے ذہن کو سبقت ہوئی پھر بھی اُسے اُسکے خلاف بیخ کر کے نماز پڑھی تو اسکی نماز نہ ہوگی۔

### نماز کی پانچوں شرط

اوقات نماز میں نماز پڑھنا (۵) اول وقت فجر کا وہ وقت ہے کہ روشنی پھیلتی ہوئی افق سے نکلے جسکو عرف میں صبح صادق کہتے ہیں اور آخر وقت اُسکا آفتاب کے طلوع ہونے تک ہے۔ تاخیر کرنا فجر میں مستحب ہے اسقدر کہ اگر شخص نماز پڑھ چکے اور اُسکو ظاہر ہو کہ میں نجس تھا یا بغیر وضو تھا تو پھر وضو کر کے اور پاک ہو کے اچھی طرح سے نماز پڑھے۔

(وقت ظہر) اول وقت ظہر وہ ہے جبکہ آفتاب دھل جائے اور آخر وقت ظہر جبکہ سوائے سایہ زوال کے ہر چیز کا دو ہرا

ہو جائے اور مستحب وقت جاڑوں میں جلدی کرنا اور گرمی میں تاخیر کرنا  
 گرمی میں تاخیر کرنا اتنی دیر تک کہ سایہ ہر شے کا سوائے سایہ  
 زوال کے نیک مثل ہو جائے مستحب ہو بشرطیکہ نماز جماعت سے  
 مسجد میں پڑھی جائے اور ملک گرم ہو اور بہت شدید گرمی ہو۔  
 اول وقت عصر کا بعد وقت ظہر کے ہو اور آخر اسکا جبکہ غروب  
 ہو جائے آفتاب اور مستحب وقت اسکا تاخیر کرنا نماز میں جب تک کہ  
 آفتاب متغیر نہ ہو یعنی آنکھیں آفتاب کی سہارا اچھی طرح سے کر لیں  
 اور مکروہ وقت بعد زرد ہو جانے آفتاب کے ہے

**مسئلہ** اگر کسی نے نماز فجر پڑھی اور اسکی دوسری رکعت  
 میں آفتاب نکل آیا نماز اسکی ٹوٹ جائیگی اور اگر نماز عصر کی چوتھی  
 رکعت میں آفتاب غروب ہو گیا نماز اسکی ہو جائیگی۔

اول وقت مغرب کا جبکہ آفتاب غروب ہو جائے آخر اسکا جبکہ مغرب  
 شفق غروب ہو اور مستحب تعجیل ہے۔

اول وقت عشا کا جب مغرب کا وقت نہ رہے اور آخر اسکا  
 فجر کے وقت تک ہے۔ تاخیر عشا کی تہائی رات تک گرمی میں

مستحب ہی اور چار دن بین جلدی اور تاخیر نصف رات تک  
سباح ہی اور بعد نصف کے مکروہ ہی۔

اول وقت وتر کا بعد نماز عشا کے ہی اور آخر اسکا چیتک فجر  
طلوع نہ کرے اور مستحب ہے وتر تہجد کے بعد پڑھنا اگر وثوق  
پورے طور سے تہجد کے واسطے اُٹھنے کا نہ تو عشا کے ساتھ ہی پڑھ لینا بہتر  
اول وقت تہجد کا بعد نصف لیل کے ہی اور آخر اسکا فجر کے طلوع  
ہونے تک ہی اور مستحب وقت اسکا تہائی رات جب باقی رہ جائے

### فرائض نماز کے چھ مہین

تکبیر تحریمہ کی ردا اگر کیا کہ یہ مثل گھر کے دروازہ کے ہی امام محمد رحمہ اللہ  
کے نزدیک فرض ہی اور امام ابو یوسف اور امام اعظم رحمہ اللہ  
کے نزدیک شرط ہی۔

فائل مع اختلاف میں یہ ہو کہ اگر فاسد ہو جائے فریضہ تو نماز  
نفل ہو جاتی ہی نزدیک طرفین کے اور امام محمد کے نزدیک  
نفل نہیں ہوتی ہی اور اگر کسی نے نظر کا تحریمہ کیا قبل زوال  
کے اور بعد اُسکے زوال ہو گیا تو طرفین کے نزدیک نماز ہو جائیگی

اور امام محمد کے نزدیک نہوگی۔

قیام (۲) کھڑا ہو فرض نماز میں وتر کی رکعتوں میں اور حد کھڑے ہونے کی یہ ہے کہ اگر ہاتھ اپنے پھیلائے تو گھٹنے تک پہنچیں۔ مسئلہ بے عذر ایک پیر پر کھڑے ہونا مکروہ ہے نماز ہو جائیگی اور اگر عذر سے ہو تو نماز میں کراہت ہی نہوگی۔

قرآۃ (۳) قرآن شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریلؑ لیکر نازل ہوئے اور ہم تک متواتر پہنچا اسکا پڑھنا۔ رکوع (۴) جھکنا اور پاؤں کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ لینا۔ سجدہ (۵) ناک اور پیشانی زمین پر رکھنا۔

قعدہ اخیرہ (۶) آخر رکعت میں بعد سجدوں کے بیٹھنا بقدر اسکے کہ التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ لے۔

مسئلہ اگر کوئی مقتدی التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ چکا اور اُسے سلام پھیر دیا یا بات کر لی اور امام نہیں پہنچا مقتدی کی نماز نہوگی۔

## واجبات نماز

قرآۃ فاتحہ (۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

ما لک يوم الدين تا آخر پڑھنا۔

ضم سورہ (۲) کوئی سورۃ قرآن مجید کی پڑھنا مقدمہ التفصیل  
آگے معلوم ہوگی۔

مراعات ترتیب (۳) ترتیب کی رعایت کرنا اُن میں جو مکرر  
م شروع ہوئی ہیں ایک رکعت میں جیسے سجدہ۔

مثلاً اگر کسی نے دوسرا سجدہ پہلی رکعت میں بھولے سے  
چھوڑ دیا اور کھڑا ہو گیا اور نماز اُس نے اپنی پوری کی پھر اُس کو با و آداب  
ہو اُس پر کہ سجدہ چھوٹا ہوا کرے اور سجدہ سہو کرے بسبب تبہ کہ ترتیب کے محقق یہی  
کہ رعایت ترتیب کی ہر اُس رکن میں کرنا چاہیئے جو نماز بھر میں  
بطور فرضیت کے مکرر ہوتے ہیں جیسے رکوع وغیرہ۔

قعدہ اولیٰ (۴) بیٹھنا دوسری رکعت میں جنکی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں  
قرآنۃ تشهد قعدہ اخیرہ میں (۵) آخر مرتبہ کے بیٹھنے میں التیمات  
کا عیدہ و رسولہ تک پڑھنا۔

آخر اُتۃ قنوت (۶) وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کا پڑھنا  
تکبیرات عید (۷) عید کی نماز میں سوائے تکبیر تحریمہ کے جو تکبیر میں

زیادہ کسی جاتی ہیں اُنکا کنا۔

بہر (۸) پکار کے پڑھنا اُن نمازون میں جنہیں پکار کے پڑھتے ہیں  
جیسے فجر مغرب عشا امام کو۔

مخافہ (۹) چپکے سے پڑھنا ظہر اور عصر میں امام وغیرہ امام کو  
ماسوائے جو ہیں وہ سنن و مستحبات و آداب ہیں۔

### طریقہ ساز کا

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے رو بقبلہ کھڑا ہو اور ہاتھوں کو  
تکبیر کے ساتھ محاذی کان کی لو کے اٹھائے یہ ہاتھ اٹھانا سنت ہی  
جب کان کی لو کے مقابل ہاتھ پہنچ جائیں تو تکبیر کے  
فائدہ ہاتھ اٹھانا نفی کرنا ہی گویا سوائے خدا کے سب کو  
پرست پیچھے چھوڑ دیا ہاتھ سیدھا گویا آخرت ہی اور ہاتھ اٹھا گویا  
دنیا ہی یا کبیر اور غرور کی نفی ہی بعد نفی کے اللہ اکبر اثبات کبریائی  
کا ہی خدا کے لئے جیسے کلمہ شہادت میں بعد نفی کے اثبات ہی۔

مسئلہ نہین صحیح ہی تکبیر تحریمہ کی مگر کھڑے ہو کر اگر جھکے ہوئے  
تکبیر کے اور قیام سے قریب ہی تحریمہ ہو جائیگا اور اگر کوع سے

قرب ہی تو تحریمہ ہوگا۔

مسئلہ اللہ اکبر کے بدلے اللہ اجل یا اللہ اعظم  
یا الرحمن اکبر کے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک  
کافی ہی مگر جو کسی نے اکبر اور اجل یا اعظم کہا تو جہان  
کسی کے نزدیک تحریمہ ہوگا اور اگر اللہ یا الرحمن یا رب اکبر  
تحریمہ کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہو جائیگا اور امام محمد کے  
ضروری ہی اسم کے ساتھ کوئی صفت کا ملانا اگر کسی نے کہا لا الہ  
الا اللہ یا الحمد للہ یا سبحان اللہ یا تبارک اللہ اور تحریمہ  
کیا طرفین کے نزدیک ہو جائیگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک  
ہوگا اگر کسی نے کہا الرحیمہ اکبر تحریمہ ہو جائیگا اگر کسی نے کہا  
الرحیم یا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہم بارک لی فی  
ہذا یا صرف اللہم کہا اور کچھ زیادہ نہ کیا یا اللہم اغفر لی  
یا استغفر اللہ کہا تحریمہ ہوگا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ کبیر  
اللہ الکبیر بیکسان ہیں اگر کینے فارسی میں نبی باندھی یا رسول  
اگر عربی بول سکتا ہی اچھی طرح پر نہیں کافی ہی مگر جبکہ عربی بول سکے

اور ہاتھ باندھے اسی طرح پرکہ ہتھیلی کو سیدھے ہاتھ کی  
 پشت پر اٹٹے ہاتھ کے رکے اور تین انگلیاں بچا دے اور  
 انگوٹھا اور چھنگلیا سے کلائی میں حلقہ باندھ لے اور نیچے  
 ناف کے رکے پھر پڑھے سبحانک اللہم و محمدک و تبارک  
 اسمک و تعالیٰ جندک ولا الہ غیرک۔ پھر کہے استعین باللہ  
 یا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم امام ابو حنیفہ اور امام محمد  
 کہتے ہیں مقتدی نہ پڑھے اور امام ابو یوسف کہتے ہیں سبحانک  
 اللہم کے پیچھے اسکو بھی پڑھے ایسی ہی عیدین میں بعد ثنا  
 کے قبل تکبیرات کے امام ابو یوسف کے نزدیک کتنا چاہیے  
 اور طرفین کے نزدیک نہیں بلکہ بعد تکبیر کے وقت قرأت کے  
 اور ایسی ہی مسبوق قبل بنی نماز ادا کرنے لگے امام ابو یوسف  
 کے نزدیک اعوذ باللہ نہ پڑھے اور وہ دونوں کہتے ہیں پڑھے۔  
 پھر کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چپکے سے تکرار سے پڑھنا۔  
 اسکو اسہین امام ابو حنیفہ سے تین روایتیں ہیں امام ابو یوسف  
 کہتے ہیں پڑھے اول میں ہر رکعت کے اور پھر اسی رکعت میں



نہ دُہرائے اور حسن بن زیاد روایت کرتے ہیں اول رکعت میں  
پڑھے اور سلام تک پھر نہ دُہرائے اور امام محمد روایت کرتے ہیں  
کہ الحمد للہ پڑھے اور سورۃ پڑھنے کے ہر رکعت میں پڑھے یہ اختلاف  
اُن نمازون میں ہے جس میں قراءۃ چپکے سے پڑھی جاتی ہو لیکن جو  
پکار کے پڑھی جاتی ہیں تو اُن میں ایک ہی رکعت میں نہ دُہرائے  
اور صحیح یہ ہو کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ پڑھے سورۃ کے لئے پھر نہ  
دُہرائے مگر امام محمد کے نزدیک چپکے پڑھنے والی نماز میں دُہرائے  
پھر الحمد للہ پڑھے پھر ولا الضالین کہ بعد امام کے اُمیدین  
اور مقتدی بھی کہ اُمیدین چپکے سے کہنا مستحب ہو اور کوئی سورت  
پڑھے پھر فرض کی اول کی دو رکعتوں میں اور نوافل میں  
الحمد للہ کے بعد یا تین آیات چھوٹی یا بڑی ایک آیت جیسے  
آیۃ الکرسی وغیرہ۔ پھر تکبیر کہتا ہو اور کوع میں جائے ہاتھوں کو  
گھٹنے پر جائے اور انگلیوں کو جدا جدا کر کے ہاتھوں کے اوپر پٹ کو  
برابر پھیلا دے اور سر کو نہ جھکائے نہ اٹھائے سر وہی ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ بیٹ ایسا بدھار کھتے تھے

کہ بھرا کٹورا پانی کا رکھ دیا جاتا تو چھلکتا تک نہیں تھا۔  
**مسئلہ** اگر کوئی امام تک پہنچا اور امام رکوع میں تھا اور  
اُس نے تکبیر تحریمہ کی کی رکوع میں جانے نہیں پایا تھا کہ امام  
کھڑا ہو گیا یہ رکعت اُسکو نہیں ملی اُسکو ادا کر گیا اگر جھکے جھکے  
تکبیر تحریمہ کی تو نماز فاسد ہوگی پھر رکوع میں سبحان ربی العظیم  
کم سے کم تین مرتبہ اور سات بار جماعت میں امام کو پڑھنا افضل ہے۔  
**مسئلہ** اگر امام رکوع میں تھا اور اُس نے آواز جوتے کی سُنی  
کہا امام ابو حنیفہ نے انتظار کرے اگر بیخوف ہو یا سے اور کہا  
امام محمد نے نہ انتظار کرے ورنہ تاخیر جماعت پر کہا بعضوں نے  
اگر آنے والا مالدار ہو انتظار نہ کرے اور اگر آنے والا فقیر ہو انتظار  
کرے اور بعضے کہتے ہیں اگر آنے والے کی عادت ہے جماعت میں شریک  
ہونے کی اور مسجد میں آنے کی تو انتظار کرے ورنہ نہیں اور کہا گیا ہے  
کہ اگر پہچانتا ہو آنے والے کو تو انتظار نہ کرے اور اگر نہیں جانتا ہے  
کہ کون آیا اگر انتظار کرے تو کر سکتا ہے پھر سر اٹھائے اور کہے  
سمع اللہ لمن حمد یہ کھڑا ہونا طرفین کے نزدیک فرض نہیں ہے

اور امام ابو یوسف کے نزدیک فرض ہی اور مقتدی ربنا لک الحمد  
 کے امام احمد حنبل کے نزدیک ربنا لک الحمد کہنا چاہیے  
 امام اعظم کے نزدیک امام کو ربنا لک الحمد نہ کہنا چاہیے اور  
 صاحبین کے نزدیک امام بھی سمع اللہ من حیث کے بعد چپکے سے  
 ربنا لک الحمد کہہ مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے اور  
 شب پڑھنے والا دونوں کو پڑھے پھر کھڑے ہو کر سیدھے تکبیر کہے  
 اور سجدہ میں جائے اور تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے پھر سجدہ  
 کرتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیکے پھر دونوں کے درمیان منہ  
 رکھے اس طور سے کہ منہ مقابل بین کان کے ہو جائے اور  
 انگلیاں قبلہ کے رخ ہونا چاہیں تاکہ اور پیشانی دونوں پر  
 سجدہ کرنا سنت ہے۔

اگر کسی نے پیشانی رکھی اور بعد زناک نہ رکھی جائز ہے اور  
 ایسے ہی اگر کسی نے بعد پیشانی نہ رکھی اور تاک صرف رکھی جائز ہے  
 اگر پیشانی کے رکھنے میں کوئی عذر نہ ہو تو عجبیں کے نزدیک صرف  
 تاک پر سجدہ کرنا جائز نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہی مگر مکروہ ہے

اگر کسی نے گال پر سجدہ کیا اسجدہ نہوگا اگر غذر ہے تو اشارہ کرے  
 اوپاؤن زمین پر رکھنا ہمارے نزدیک فرض نہیں ہے البتہ توازن  
 سجود میں یہ شرط ہے کہ قدم نہ اٹھیں اگر وہ دونوں اٹھ جائیں  
 حالتہ سجود میں تو سجدہ نہوگا اگر اس میں سے ایک مرتبہ ایک اٹھا  
 سجدہ کراہت کے ساتھ ہو جائیگا۔

اگر سطح سجود سطح قدیم سے بارہ انگلی اونچی ہو تو اس پر سجدہ  
 درست نہیں ہے مثلاً تخت یا اونچی دوکان کے باہر کھڑے ہو کر  
 تخت یا دوکان پر سجدہ کرنے سے سجدہ نہیں ہوتا ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے پرے زانو پر سجدہ کیا تو نہیں جائز ہے۔  
 نوٹ فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہے کہ صرف ناک پر سجدہ  
 نہیں ہو سکتا ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے ایسی چیز پر سجدہ کیا جس میں سختی زمین کی  
 نہیں پائی جاتی جیسے سوکھی گھاس یا کاف وغیرہ پر سجدہ نہوگا  
 اور اگر سختی محسوس ہو یا خود سخت ہو جائے تو سجدہ جائز ہے۔  
 بگڑی کے پیچ اور گھون اور دھان پر سجدہ جائز ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے اپنی آستین نجس مقام پر پھیرا دی  
اور آستین پر سجدہ کیا سجدہ نہیں جائز ہوگا۔

مسئلہ اگر کسی نے موضع سجدہ پر زیادہ کپڑا ڈال لیا۔  
اگر کسی اذیت کے دفع کرنے کے لیے ہو تو اس پر سجدہ جائز ہے  
ورنہ مکروہ ہے اچھا مرد اپنی پنڈلیوں اور زانوں اور بالوں  
اور پیٹ کو حالت سجدہ میں ملا کر نہ رکھے اور عورت ران کو  
پرٹ سے ملا دے اور پاؤں کی انگلیوں کو حالت سجدہ میں  
تسلیم کی رخ کر دے پھر سجدہ میں صبحان ربی الا علی کم سے کم  
تین مرتبہ پڑھے امام کے لئے یہ بہتر ہے کہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ  
پڑھے تاکہ تین مرتبہ تک مقتدی پہنچ جائے۔

مسئلہ اگر مقتدی تین مرتبہ نہ کہہ سکے اور امام نے سجدہ سے  
سر اٹھایا مقتدی کو چاہیے کہ امام کے ساتھ اٹھے اور تسبیح چھوڑ دے  
پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور تکبیر کرے اور اطمینان سے بیٹھے ہمارے  
ہمان اس جگہ کوئی ذکر مسنون نہیں دونوں سجدوں کے درمیان  
اتنی دیر بیٹھنا ضروری ہے جو قریب بیٹھنے کے ہو جائے اور اگر اتنا

اٹھارہا کہ قریب سجدہ کے ہو تو گویا اُس نے سجدہ میں سجدہ کیا۔  
پھر تکبیر کے اور سجدہ مثل سجدہ اولیٰ کا کرے پھر سجدہ سے اٹھے اور  
ہاتھوں کو قدموں پر ٹیک دیتا ہوا کھڑا ہو لیکن بین پر نہ ٹیکے  
اور دونوں سجدوں کے بعد بیٹھے نہیں یعنی جلسہ استراحت کرے  
بلکہ فوراً کھڑا ہو جانا چاہیے۔

اور دوسری رکعت میں سوا ہاتھ اٹھانے اور سبحانک اللہم پڑھنے  
اور اعوذ باللہ پڑھنے کی سب وہ کرے جو پہلی رکعت میں کیا ہو۔  
پھر دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اٹھائے اور اس طرح  
بیٹھے کہ اٹے پاؤں کو پھانک کر اُس پر بیٹھے اور سیدھے قدم کو کھڑا رکھے  
اور سب انگلیاں قبضہ کے رخ رکھے اور ہاتھوں کو زانو پر پھیلا دے۔  
مسئلہ یہ قعدہ واجب ہو اگر بھول کر کوئی جھوٹا گیا ہو تو اُس کو

سجدہ کہ سر و لازم ہوگا۔ پھر التحيات پڑھے التحیات کا پڑھنا بھی واجب ہو  
جب اشہد ان لا الہ الا وہ پڑھنے تو سیدھے ہاتھ کی جھٹکیا اور  
اُس کے پاس والی انگلی بند کرے اور انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے  
حلقہ باندھے اور کلمہ کی انگلی کو اٹھائے اور لا اللہ پر انگشت شہادت رکھ دے

اور جو التیحات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں اسکا پڑھنا اولیٰ ہوا اور وہ یہ ہوا التیحات لله والصلوات والطیبات السلام علیہا ایہا النبی ورحمہ اللہ وبرکاتہ السلام علیہا وعلى عبادہ السلام الخین اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمدًا عبده ورسوله۔ اسکا پڑھنے کے بعد کچھ نہ پڑھے بلکہ تیسری ریت کے لئے تکیہ کرکے کھڑا ہو جائے۔

مسئلہ اگر کسی نے ارادۃ التیحات پر زیادتی کی تو کروہ سپے اور اگر بھولے سے زیادتی کی سجدہ سہولازم ہوگا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک حرف کا زیادہ کرنا بھی زیادتی میں داخل ہوا اور بعض لوگوں نے اللہم صل علی محمد کہنے کو اور بعضوں نے ان حمد بھی کہنے کو زیادتی میں داخل کیا ہے جو موجب سجدہ سہوکا ہو۔

مسئلہ اگر کوئی آخر نماز میں آملا اسکو مختار یہ ہے کہ تشہد اور درود پڑھے اور دعا مانگے۔ اور بعضوں کے نزدیک التیحات کی تکرار تشہد تک کرے اور بعضوں کے نزدیک غائبی مانگے اور بعضوں کا یہ کہ التیحات پر کچھ زیادہ

مسئلہ اگر کسی پر سجدہ سورہی تو التیمات تشہد تک پڑھ کر  
سجدہ کرے اور پھر التیمات کے ساتھ درود وغیرہ پڑھے۔  
پھر آخر کی دونوں رکعتوں میں صرف الحمد للہ پڑھے اگر الحمد للہ  
جذول گیا صحیح یہ ہے کہ سجدہ سورہ واجب ہوگا لیکن الحمد للہ  
و سورہ فاتحہ سے زائد پڑھنا مکروہ ہے۔

پھر سورہ دوم سے تہجد میں (جو فرض ہے) نیکی تشہد پڑھے  
جسکا پڑھنا بھی فرض ہے بعد اُس کے درود پڑھے آخرت پور  
درود پڑھے یہ ہے (تہجد میں) علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد  
کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم انا محمد بن عبد  
اللہم بآل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد یا بارک  
علی ابراہیم و علی آل ابراہیم اذک حمید بن حمید۔ اگر درود نہ  
پڑھے گا نماز اسکی ہو جائیگی۔ اور اُس کے بعد دعا پڑھے قرآن  
کی جیسے ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة  
وقنا عذاب النار یا وہ دعا جو معنون میں قرآن کے ہے جیسے  
اللهم عافنی واعف عنی و اعلیٰ امری و اصرہ عنی عن کل شر



اللهم استعصمني بطاعتك وطاعة رسولاك وارحمني يا أرحم الراحمين  
يا وه دعائین جو منقول ہیں جیسے اللہم انی اعوذ بک من عذاب  
جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من شمس  
فتنة السیخ والدجال اللهم انی اعوذ بک من شرفنة ايجی  
والصامت واعوذ بک من العائن المجرم واللہم انی  
ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت  
فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور  
الرحیم اللہم لک الحمد کلہ ولک الملائکۃ وجبرائیل میکائیل  
والیسع یرجع الامور کلہ اسألك من خیرک واعوذ بک  
من شرکک یا ذا الجلال والاكرام۔ لیکن ایسی دعا اگر ناجایز ہے  
جو مشابہ لوگوں سے بات چیت کرنے کے ہے جیسے اللہم کسنی  
اللہم نروجنی فلانة۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے ایسی دعا کی جو مشابہ کلام کے ہو غار  
فاسد نہوگی مگر نماز سے خارج ہو جائیگا۔  
پھر سلام پھیرے سیدھے جانب الودعہ السلام علیکم ورحمة اللہ

لفظ و برکات نہ کہے پھر دوسری جانب سلام پھیرے اور اس سلام  
 علیکم ورحمۃ اللہ کہے۔ سنت یہ ہو کہ دوسری جانب بین سلام کہنا  
 ذرا دھیرا ہو پہلی جانب سے۔

مسئلہ اگر کسی نے اللہ الام صرف کہنا کافی ہو مگر سنت  
 نہ ادا ہوگی اور اگر سلام علیکم یا علیکم السلام کہنا تو بھی سنت نہ ادا ہوگی  
 مسئلہ اگر کسی نے بھولے سے یا یاد سے الٹی جانب پھیر  
 سلام پھیرا پھر سید ہی جانب پھیرا تو دُہرانا الٹی جانب نہیں ضروری  
 ہو اگر بھولے سے ایسا کیا ہو تو سجدہ سہو بھی نہیں واجب ہو۔

مسئلہ امام سلام پھیرنے میں مقتدیوں کی نیت کرے  
 سیدھے جانب والوں کی نیت سیدھے سلام بین اور اُلٹے  
 طرف والوں کی اُلٹے جانب اور محاذی کی دونوں جانب اور  
 مقتدی جس جانب سلام پھیرے اُس جانب کے لوگوں کی سلام  
 میں نیت کرے اور امام اگر مقتدی کے مقابل نہیں ہو تو جس طرف  
 وہ ہو اس طرف اُسکی بھی نیت کرے۔ اور اگر مقابل ہو تو دونوں طرف  
 اُسکی نیت کرے اور تنہا پڑھنے والا فرشتوں کی نیت کرے۔

## پکار کر پڑھنے اور آہستہ پڑھنے کے احکام

بہر معنی پکار کر پڑھنے کا ادنیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اُسکا غیر سنے اور محافہ  
یعنی آہستہ پڑھنے کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ اپنا جی سنے امام کو قرآن  
مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتوں میں جہر سے یعنی پکار کر قرأت  
کرنا چاہیے۔ اس طرح کہ دوسرا بھی سنے اور منفرد کو اختیار ہے  
چاہے پکار کے پڑھے چاہے چپکے سے پڑھے۔ اگر منفرد عشا کی نماز  
وقت گزرنے کے بعد تھا پھر نہ پڑھے تو اُسکو پکار کر قرأت کر نیکا  
اختیار نہیں بلکہ چپکے سے قرأت کرے اور جن نمازوں میں قرأت  
یا نکل جہر سے نہیں کی جاتی، ان میں بھی منفرد کو اختیار پکار  
کے پڑھنے کا نہیں ہے۔ اور امام جہر میں اور عیدین میں اور  
تضائے فجر و مغرب و عشا میں پکار کے قرأت کرے اور ظہر و عصر میں  
اور باقی رکعات مغرب و عشا میں امام بھی چپکے سے پڑھے۔

### احکام نماز وتر کے

نماز وتر نزدیک امام اعظم کے اس طور واجب ہے کہ

فرض سے کم اور سنت سے زیادہ مرتبہ اُسکا ہے۔ اور صاحبین کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے اسلئے کہ منکر اُسکا کافر نہیں ہوتا ہے۔ اذان اُسکے لئے نہیں کہی جاتی ہے۔ اور قرأت اُسکی تینون رکعتوں میں واجب ہے۔

کہا ہے یوسف بن خالد السمیتی نے کہ وتر واجب ہے یہاں تک کہ اگر کسی نے اسس کو چھوڑ دیا پھر سے یا یاد سے قضا واجب ہوگی اگرچہ مدت گزر جائے۔

سواری پر وتر کی نماز بغیر عذر کے ادا نہیں کی جاسکتی ہے۔ اور بغیر نیت وتر کے وتر کی نماز جائز نہیں ہے۔ اور نہیں جائز ہے وہ مگر ساتھ نیت وتر کے تو اگر یہ نماز سنت ہوتی تو ان شرائط کی ضرورت نہ تھی اور یہی وجوب کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ ان الله عزادكم صلاة الى صلواتكم ولا وهي لو ترصلوها ما بين العشاء الى طلوع الفجر اور امر وجوب پر دلالت کیا کرتا ہے پس لفظ صلو سے وجوب وتر کا ثابت ہوتا ہے اور اُسکی قضا بھی واجب ہوتی ہے اس

اس نماز کے لئے اذان نہیں دی جاتی ہو اس واسطے کہ وہ نماز عشا کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ عشا کی اذان ایک کے لئے کافی ہے ہمارے نزدیک وتر کی تین رکعتیں بہن اکن میں فصل سلام کے ساتھ نہ کہ پانچ سویت اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ و ثناء سورۃ کے پندرہ آیتیں پڑھ کر رکعت چوتھی سے پڑھنا چاہیے اگرچہ امام ہونے کی حالت میں نماز وتر کی ترأت بھر سے ہو وعاے ثنوت یہ ہے۔ اللھم انا نستعینک ونستغفرک وثؤمن بک ونسئوکل علیک ونثنی علیک الخیر ولشکرك ولا نکفرک ونخلم وننتزک من یغفرک اللھم ایاک نعبد و ایاک نستعین ونسجد والیاک نسعی ونخفدا ونرجو رحمتک ونخشى عذابک ان عذابک بالکفار ملحق۔

بیان اُن چیزوں کا جسے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے نماز پڑھنے والے کو اپنے کپڑے یا اپنے بدن سے کھیلنا یعنی ایسا فعل کرنا جس سے کوئی فائدہ نہ ہو مکروہ ہو۔

مسئلہ اگر کسی نے منہ کا پسینا پونچھ یا تو وہ عیشت یعنی کھیل نہیں ہو  
مسئلہ اگر کسی نے کجا یا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا کئی مرتبہ  
رک رک کے نماز فاسد نہوگی اور اگر تین مرتبہ برابر برابر کجا یا  
تو نماز فاسد ہو جائیگی جب کسی نے بال اکھاڑا تین مرتبہ  
برابر برابر نماز فاسد ہو جائیگی۔

نماز پڑھنے والے کو سنگ یزوں کا سر کاٹنا مکروہ ہے لیکن ایک مرتبہ  
جائز ہے بشرطیکہ اگر بغیر ہٹائے سمجھ جائز نہو اور اپنی حالت پر  
بہتے دینا افضل ہے نماز پڑھنے والا اپنی انگلیوں کو نہ چمکائے  
اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو سر سے فوراً کی جانب پڑا ہو اور دونوں  
چاندی کے ملے نہون یا چادر گاندھے پر پڑی ہو اور دونوں آنچل  
آگے ملے نہون یا عبا کا ندھے چھ پڑی ہو اور ستین نہ پہنی ہو  
اور ہاتھوں کو جمع کر کے گرہ نہ دے بلکہ اگر بڑے بال ہیں تو کھیلے  
رہنے دے۔ اور نہ کسی جانب ملتفت ہو نماز میں اس طرح التفات کرنا  
کہ صرف منہ قبلہ سے پھر جائے مکروہ ہو اور اگر سینہ بھی پھر گیا نہ ساز  
فاسد ہو جائیگی۔

اور نہ بیٹھے کتے کی ہٹھک اور نہ جواب دے سلام کا زبان سے نہ ہاتھ سے نہ سر سے نہ اشارہ سے زبان سے جواب دینا نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور بقیہ صورتیں مکروہ ہیں۔ اور نہ چوڑا نو بیٹھے ٹرے سے چوڑا نو بیٹھنا جائز ہے اور نہ کماے اور نہ پے اگر کہا یا اور پیا نماز باطل ہو جائیگی برابر ہے کہ ہو لے ت ہو یا یاد سے مسئلہ۔ اگر کسی کو نماز میں حدت ہو جائے یا ضبط کرنے کی قوت نہ رہے تو اسی وقت نماز سے پھر جائے اور دوبارہ وضو کرے اور نماز اپنی اسی باقی سے پوری کرے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص بعد حدت کے اتنا رکا رہا کہ اس عرصہ میں کوئی رکن ادا کر سکتا ہے نماز اسکی باطل ہو جائیگی پہلے نماز شروع کر دے۔ مسئلہ جبکہ وہ بوڑھے تو اسکو مباح ہے چلنا پانی کا ٹھکانا اور پہرہ جانا قبلہ سے اور نجاست کا وہ ہونا اور استنجا کرنا اگر مان ہو جائے سر کھرنے بایں طور کہ کرتے کے نیچے نیچے دھو ڈالتے۔

مسئلہ اگر کسی نے پانی ایک جگہ پایا پھر آگے بڑھ گیا اس جگہ سے نماز اسکی فاسد ہو جائیگی۔

جاننا چاہیے کہ نماز پڑھنے والا یا مستفرد ہوگا۔ یا امام یا مقتدی۔ ان میں ہر ایک کے لیے احکامات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

مستفرد یعنی اکیلا نماز پڑھنے والا اگر نماز میں محدث ہوا اور لوٹا اور اُس نے وضو کیا تو اُسکو اختیار ہو خواہ اُسی جگہ یا نئی نماز پڑھے۔ جہاں اُس نے وضو کیا ہو یا اگر چاہے تو اپنی جگہ پر لوٹ آئے۔  
لوٹ آنا افضل ہے۔

مقتدی کو اگر نماز میں محدث ہوا ہو تو اُسکو چاہیے کہ وضو کرے اور اپنی جگہ پر لوٹ آئے۔ ہاں اگر امام نماز سے خارج ہو گیا یا امام کے اور اُس مقتدی کے درمیان کوئی حائل نہیں تو اُسکو اختیار ہو کہ جہاں اُس نے وضو کیا ہو وہیں بقیہ نماز پوری کرے۔

امام اگر نماز میں محدث ہوا ہو اور اُس نے دوسرے شخص کو اپنی جگہ پر امام بنا دیا تو وہ امام اول امت سے خارج ہو کر مقتدی کے حکم میں ہو جائیگا اُسکا وہی حال ہوگا جو مقتدی کا بیان کیا گیا ہے۔

مسئلہ اگر امام اول نے قبل اسکے کہ امام ثانی اُسکی جگہ پر کھڑا ہو اپنی نماز فاسد کر دی تو سبھوں کی نماز فاسد ہو جائیگی۔



**مسئلہ**۔ اگر کسی نے کھایا یا پیایا ایسے افعال کیے جو منافی نماز کے ہیں تو وہ پھر سے نماز شروع کرے۔

**مسئلہ**۔ اگر کسی نے وضو کے لیے پانی بھرا تو وہ پھر سے نماز پڑھے۔ مرغینانی صاحب ہدایہ کہتے ہیں کہ اگر اسکے پاس پانی نہ ہو تو اسکو جائز ہے کہ وہ پانی بھر لے۔

**مسئلہ**۔ اگر کسی نے پیشاب کیا یا پاخانہ پھرا بعد از ان طہارت کی تو نماز کو ختم نہیں کر سکتا بلکہ نماز پھر سے شروع کرے۔

**مسئلہ**۔ اگر کسی نے برتن بھرا اور اسکو دونوں ہاتھوں سے اٹھایا تو اسی نماز کو ختم نہیں کر سکتا، ہر دو اگر ایک ہاتھ سے اٹھایا تو اسی نماز کو جس میں حدث ہوا جو ختم کر سکتا ہے۔

لیکن پھر سے شروع کرنا نماز کا اکثر مشائخ کے نزدیک افضل ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ منفرہ کے حق میں پھر سے نماز پڑھنا مطلقاً افضل ہے۔ لیکن امام اور مفتدی اگر پھر جماعت کو پاسکتے ہیں تو پھر سے شروع کرنا افضل ہے۔ اور اگر جماعت کو نہیں پاسکتے ہیں تو اسی نماز کو ختم کرنا افضل ہے۔ اور اسی کو فتاویٰ میں صحیح کہا ہے۔

اور کہا بعض نے اگر وقت میں گنجائش ہو تو پھر سے شروع کرنا افضل ہو ورنہ نہیں۔ اور کرخی نے کہا ہر افضل یہ ہو کہ وضو کرے اور کھام کرے اور پھر سے نماز پڑھے اسلئے کہ وہ ادا کرے اپنے فرض کو بغیر اختلاف اور بغیر چلنے کے اور یہی اولیٰ ہے۔

مسئلہ۔ کوئی نماز میں سو گیا اور اسکو احتلام ہوا یا اس نے کسی عورت کی طرف دیکھا اور اسکو انزال ہو گیا یا بھون ہو گیا۔ یا بہوش ہو گیا یا غمشتہ لگا یا وہ پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر بات کی کسی نے نماز میں سہریا ہوا یا کر نماز جاتی رہی خواہ حروف حاصل ہوں یا نہ حاصل ہوں جیسے چلانا تا کہ بھٹکے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص نماز میں رویا یا آہ آہ کی اور اسکا رونا اس طرح بلند ہو کہ اس سے حروف پیدا ہو گئے تو اگر یہ رونا جنت اور دوزخ کی یاد سے ہو تو کچھ حرج نہیں ہے اور اگر درد یا مصیبت سے ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

امام ابی یوسف سے روایت ہے کہ حالت درمیان آواز نہ نکالنا اگر ممکن ہو تو رونے یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی۔ ورنہ نہ ٹوٹے گی۔

اور امام محمدؑ سے مروی ہے کہ اگر مرض کا خیف ہی تو رونے یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی در نہ نہ ٹوٹے گی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نمٹی کو موضع سجدہ سے پھونکا اگر آواز سنی نہیں جاتی ہی بالاجماع نماز نہ فاسد ہوگی اگر سنی جاتی ہے تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؑ کے نزدیک فاسد ہو جائیگی اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک فاسد ہوگی۔ مسئلہ۔ اگر کسی نے بغیر عذر یعنی بغیرے تالی کے کھنکھارا اور اس سے حسرت پیدا ہو گئے جیسے اخ اخ تو امام محمدؑ و امام اعظمؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر اضطراب میں کھنکھارا مثلاً بلغم حلق میں جمع ہو گیا تو نماز نہ فاسد ہوگی۔

میسوطہ میں ہے اگر کسی نے اس واسطے کھنکھارا کہ پڑھنے میں دقت ہوتی تھی دفع ہو جائے نماز نہ فاسد ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نماز پڑھنے والے کی بی بی نے اس کے بوسہ لیا اور اسے بی بی کے بوسہ نہیں لیا نماز اس مرد کی نہ فاسد ہوگی اگر اس مرد نے بھی بوسہ لے لیا نماز فاسد ہو جائیگی ایسے ہی اگر بی بی نماز پڑھ رہی ہو اور بیان نے بوسہ لیا تو بی بی کی نماز نہ فاسد ہوگی

بشرطیکہ بی بی نے بوسہ نہ لیا ہو۔

مسئلہ اگر کسی نے بند تشدد کے حد تک یا بالارادہ بات چیت کی یا کوئی ایسا عمل کیا جو منافی نماز کے ہو نماز تمام ہو جائیگی۔

مسئلہ اگر امام قنقہ لگائے یا حدیث عمداً کرے مقتدی بھی بے سلام کہے اٹھ سکتے ہیں اور اگر امام سلام کرے یا کلام کرے مقتدی کو سلام پھیرنا چاہیے۔

مسئلہ اگر تیمم کرنے والے نے نماز میں پانی نہ کھنکھایا ایک عادل شخص نے اسکو خبر دی کہ پانی فریب میں ہے اور چہرہ نہ کھنکھایا اسکو لاحق نہیں ہوا اور وہ پانی سباح ہی یا اسپینچائی یا دستہ کے پاس ہی نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو نماز میں حدیث ہوا اور وہ وضو کرنے پلٹا اور اسے پانی پایا نماز اسکی فاسد نہوگی وضو کرے اور نہا کرے۔

مسئلہ اگر تیمم نے پانی ایک اجنبی آدمی کے پاس دیکھا اسکو نماز پوری کرنا چاہیے اور بعد کو مانگنا چاہیے اگر وہ دے تو وضو کر کے

پھر سے نماز پڑھے ورنہ نماز پہلی کافی ہو۔

جاننا چاہیے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نمازی کو بالارادہ نماز سے باہر آنا فرض ہو اور صاحبین کے نزدیک خروج اپنے ارادہ سے فرض نہیں ہو اس قاعدہ کی بنا پر بہت سے مسئلے متفرع ہوتے ہیں انہیں سے بعض لکھے چلے گئے ہیں۔

مسئلہ آخری فقہ دین بقدر تشدد بیٹھنے کے بعد اگر کسی تمیم کو نوالے نے پانی دیکھا یا خفین پر سج کر نیکی مدت پوری ہو گئی۔ یا موزہ کو غل قلیل سے اتار دیا یا ان پڑھنے سورت قرآن کی یاد کر لی یا اسکو سورۃ یاد آگئی۔ یا اسنے کسی کو پڑھتے سنا اور سورۃ یاد کر لی یا اسنے کو اسکی ملک کا کپڑا مل گیا۔ یا نماز پڑھنے والے کو بقدر تشدد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ اسکے ذمہ ایک وقت کی نماز رہ گئی ہو اور وہ شخص صاحب ترتیب بھی ہو اور اس کا وقت بھی وسیع ہو۔ یا قاری نے حدث کیا اور اپنا قائم مقام ایک آن پڑھو کہ کیا یا نہ پڑھنے والا فجر کے بعد وہیں تھا کہ آفتاب طلوع ہو گیا یعنی قرص اسکا دکھائی دیا یا شمع دکھائی دی یا جمعہ کی نماز پڑھ رہا تھا کہ عصر کا وقت آگیا یا کچھ بیون پر مسجھ کر تا تھا اور وہ اچھی ہو کر گر گئیں یا لونڈی بقدر

تشبیہ ٹھینے کے بعد آزادی گئی اور سر اُنکا تنگ تھا یا استحا ضہ و شیر کی  
مریض تھی اور اچھی ہو گئی ان سب صورتوں میں نماز اہم صاحب کے  
نزدیک باطل ہو جائیگی اور صاحبین کے نزدیک نہیں باطل ہوگی  
احکام قضا نماز کے

وقتی نماز اور قضا نماز کے ادا کرنے میں ہمارے نزدیک ترتیب شرط ہے  
لیکن تین چیزوں سے ترتیب ساقط ہو جاتا ہے اول وقت کی منتگی سے  
قضا نماز کے بھول جانے سے چہر نماز دن کے تمام ہر پانچ وقت جس  
شخص سے کوئی نماز چھوٹ گئی ہو اسکو جیسا دیکھو اس نماز کو ادا  
کرے اور قضا نماز کو وقتی نماز سے پہلے پڑھے اور اگر وقت تنگ  
ہو تو اولیٰ یہ ہو کہ وقتی نماز پہلے پڑھے۔

مسئلہ اگر کسی نے عصر کی نماز اول وقت میں شروع کی  
اور اسکو یہ یاد نہ تھا کہ اُسے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے اور اسے نماز  
عصر کے قیام و قرات وغیرہ کو اسقدر درنگ کیا کہ وقت مکروہ عصر کا  
آگیا پھر اُسکو یاد آیا کہ اُسے ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو اُسکو نماز  
پوری کرنا چاہیے اور اگر اُسے نماز عصر شروع کی ایسے تنگ وقت میں

کہ ایک رکعت یا دو رکعت میں آفتاب غروب ہو گیا تو قیاس چاہتا ہے کہ نماز نہ پڑھا ہے۔ ہو جائے لیکن احتساباً اسکو نماز عصر پوری کرنا چاہیے۔ چنانچہ قضا کرے اور اگر اسکو آفتاب زرد ہونے کے بعد یا ز آگیا کہ اسپر ظہر کی نماز قضا ہو تو نماز عصر کی پڑھ لے اگر ظہر پڑھ گیا جائز ہو گا۔ اور اگر آفتاب غروب وقت میں شروع کی اور قرآن و قیام کو یہاں تک دراز کیا کہ وقت مکرر ہو گیا پھر یاد آویں اسکو قضا کرنا چاہیے کہ عصر ختم کیے۔

مسئلہ اگر کسی کی دو تین نمازیں چھوٹ گئی ہیں تو ان کو ترتیب وار پڑھے۔ جیسے کہ پوم خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر اور مغرب کی نمازین قضا ہو گئی تھیں حضرت بلال نے مغرب کی افذان دی اقامت کے بعد بخاری نماز ادا کی گئی پھر اقامت گئی اور عصر کی افذان ادا کی گئی پھر اقامت گئی اور نماز مغرب ادا کی گئی پھر اقامت گئی اور نماز عشا پڑھی گئی۔

مسئلہ اگر چھ نمازین قضا ہو گئی ہوں تو ترتیب نہیں واجب ہے جسکو چاہے پہلے پڑھے اور جسکو چاہے نیچھے پڑھے۔

## احکام اذان کے

اذان کے معنی اعلان کے ہیں۔ شرع میں اعلان مخصوص کو کہتے ہیں۔ پانچوں نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان پڑھنا واجب ہے۔ عیدین، وتر اور صلاۃ ہزارہ اور کسوف کے لیے۔ نیز ہر روز اذان دینے کا طریقہ یہ ہے کہ تو اذان رو قبلہ ہو کر اللہ اکبر چار بار کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ دو بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ دو بار حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلٰی سَلَامٍ دو بار کہے مگر حَسْبِيَ عَلٰی الصَّلٰوةِ کہتے ہوئے سر کریدے جائے بعد پھر اُدھر حَسْبِيَ عَلٰی الْفَلَاحِ دو مرتبہ کہے اور سر اٹھی جائے پھر اُدھر فجر کی اذان میں حَسْبِيَ عَلٰی الْفَلَاحِ کے بعد رو قبلہ کر کے الصَّلٰوةُ غَيْرُ مِّنَ التَّوْحِيدِ دو بار کہے پھر دو بار اللہ اکبر کہے اور ایک بار لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے رو قبلہ اذان نہ کی اذان ہو جائیگی مگر مکروہ ہوگی۔

اقامت بھی مثل اذان کے ہو مگر اذان میں بعد از اذان کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ



بھی دوبار کنا چاہیے اور حتیٰ علیٰ المصلوۃ و حتیٰ علیٰ الفلأمر بہین  
 واسنے اور پائین رخ نہ کرنا چاہیے اور اذان رک رک کے کہی جائے اور  
 اقامت سرعت سے اذان اور اقامت کا کرکنا مکروہ ہو۔ اذان سننے والے کے لیے  
 مستحب ہو کہ الفاظ اذان دہرانے میں مؤذن کی پیروی کرے اور  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّ الْعَالَمِينَ اُدْعُ إِلَى الْفَلَاحِ كُنْ لَكَ حَوْلٌ وَلَا تُؤْخِرُ الْبَلَاءَ  
 بھی کہے۔ اذان اور اقامت سننے والے کو کوئی کام یا کلام نہ کرنا چاہیے  
 بلکہ دو ٹون کا جواب دینا چاہیے۔

قضا نمازون کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا یہ طریقہ ہو کہ اگر کئی نمازین  
 چھوٹ گئی ہیں تو پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونوں کی جائیں  
 اور دوسری نماز میں اختیار ہو چاہے اذان کے یا صرف اقامت کہے  
 جبکہ قضا نماز میں ایک ہی مجلس میں ادا کی گئی ہوں اور اگر کئی مجلس میں  
 ادا کی جائیں تو اذان بھی کنا چاہیے۔ اذان دینے والے اور اقامت  
 کہنے والے کو با وضو ہونا چاہیے لیکن اذان بغیر وضو کے کنا بکراہت جائز ہو  
 اور حالت جنابت میں اذان اور اقامت درست نہیں ہو۔

کسی نماز کے لیے اذان اُسکے وقت آنے کے قبل نہ دینا چاہیے۔ لیکن فجر میں

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نصف انوشہ میں افان دینا جائز ہے اور  
امام محمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک نہیں جائز ہے۔ اگر قبل وقت کے  
افان دی گئی ہو تو پھر وقت آنے پر افان واجب ہے۔

## احکام جماعت کے

جماعت سنت ہو کہ یعنی قریب ہو جب بھی کہ بہتر ہو واجب ہے کہ  
جماعت حالت عذر میں سا قلم ہو جائے بشرطیکہ عذر ہو۔  
اندھیری رات میں۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں جماعت واجب ہے۔

(۱) جماعت میں جانے والے کو اگر خوف ہو کہ اسکو فریاد ہو کر قید کر دیا  
جائے گا اسکو خوف ہو کہ اسکو قید کر دیا جائے گا۔

(۲) اگر وہ شخص سفر میں ہو اور اسکو خوف ہو کہ اگر جماعت سے غارت  
پڑے گا تو قافلہ چھوڑ جائیگا اسکا حال اکثر عذر میں ضائع ہو جائیگا۔  
(۳) اگر عشا کی نماز جماعت سے ہو نہ ہو اور کھانا بھی سامنے موجود ہو  
اور کھانا بھی کھانا کھا کر نہ ہو۔

مسئلہ۔ اندھے پر امام اعظم کے نزدیک جماعت واجب نہیں ہے اور صاحبین کے نزدیک اگر کوئی دوسرا شخص جماعت کا بیجا نہ ہو تو جماعت واجب ہو۔

مسئلہ۔ لوٹے اور اپاہج پر جماعت نہیں واجب ہے۔

مسئلہ۔ بوڑھے پھونس پر بھی جماعت نہیں واجب ہے۔

مسئلہ۔ جس شخص کے پانوں کٹے ہوئے ہوں اور بھی جانتے ہیں کہ جماعت کے لیے کم سے کم دو مدت دی ہونا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر دونوں میں سے کوئی ابسالہ کا ہو جو نہ کو سمجھتا ہو تو جماعت نہ پائی

مسئلہ۔ اگر کسی نے اپنے گھر میں بی بی اور لونڈی اور لڑکی کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ فضیلت جماعت کی پائے گا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص ہو گیا یا بھول گیا اور کسی کام میں مشغول ہو گیا اس کے لیے مستحب ہے کہ اپنے گھر والوں کو جمع کرے اور اپنے گھر میں ان کے ساتھ نماز پڑھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے چالیس دن عجم سے نماز پڑھی اس طرح کہ اس نے پہلی تکبیر پائی اللہ تعالیٰ اس کو نار جہنم

اور نفاق سے محفوظ رکھے گا۔

## مستحقین امامت

جماعت میں جو شخص نماز کے مسائل بخوبی جانتا ہو وہ اُن لوگوں میں امامت کا زیادہ حقدار ہے۔

اولیٰ لوگوں میں واسطے امامت کے جاننے والا مسائل نماز کا ہے۔ اگر سب علم میں برابر ہوں تو اُن میں سے جو قاری قرآن ہوگا اس کو حق امامت کا پہونچتا ہے۔ اور اگر سب قاری قرآن ہیں تو جو اُن میں زیادہ پرہیزگار ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب پرہیزگار ہیں تو جو اُن میں زائدین رسیدہ ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب برابر ہیں والے ہیں تو وہ شخص امام بنایا جائیگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ اگر سب برابر ہیں تو وہ شخص امام ہوگا جس کی صورت سب سے اچھی ہے۔

مسئلہ۔ زرخیز غلام اور گنوار اور گنہگار اور ولد الزنا اور اندھے کو امام بنانا مکروہ ہے۔ اور اگر یہ لوگ امام ہو گئے ہوں تو انکی اقتدا جائز ہے۔  
مسئلہ۔ اگر کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہو یا سود کھاتا ہو اُس کے

تیجھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ امام کو جماعت میں نماز کا قدر سنون پر طویل کرنا یا نہیں کیونکہ اُس میں صغفا یعنی پٹنے اور کام کا جو بھی شریک ہوتے ہیں۔

صرف عورتوں کے لیے نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے خواہ وہ نماز فرض ہو یا سنت یا نفل لیکن نماز جنازہ بغیر مرد کے صرف عورتوں کو مکروہ نہیں ہے اگر عورتیں جماعت سے نماز پڑھیں تو اُنکا امام اُن کے پیچ میں کھڑا ہو اُن کے آگے نہ کھڑا ہونا اذان کہی جائے اور نہ اقامت۔ اگر عورت امام ہو اور عورتوں کی صف سے آگے ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر بہت سے لوگ ننگے ہیں اور اُنکو کچھ سے میسر نہیں ہیں تو اُنکو چاہیے کہ جہاں نماز اشارہ سے پڑھیں اور لوگوں کی نمائندگی جماعت سے مکروہ ہے۔ اگر وہ نوگ جماعت کرنا چاہیں تو اُن کا امام مثل عورتوں کے امام کے پیچ میں کھڑا ہو۔

مسئلہ۔ اگر امام کے ساتھ ایک آدمی نماز پڑھے تو امام اُس کو اپنے سیدھے جانب کھڑا کرے اور وہ مقتدی اپنے پیر کی انگلیوں کو

امام کے پیر کے قریب کھے۔

مسئلہ۔ اگر مقتدی امام کے برابر کھڑا ہو اور اسکا سجدہ امام کے سجدہ سے نیچے ہو یا تو کوئی حرج نہیں ہو اور اگر اسنے امام کے بائیں جانب یا امام کے پیچھے نماز پڑھ لی مگر یہ مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ مروون کو عورتوں اور بچوں کی اقتدا جائز نہیں ہے لیکن مشائخ بلخ نے نماز تراویح اور عیدین اور کسوف میں بچوں کی اقتدا جائز کی ہے۔ مذہب منٹاریہ ہو کہ بچہ نکلی بافتہ را کسی نماز میں جائز نہیں ہے۔ پہلے مروصفت باندھیں۔ پھر لڑکے۔

اگر رکوع سجود والی نماز کی جماعت میں کسی مرد کے پہلو میں یا اس کے سامنے کوئی باندھ عاقلہ عورت نماز پڑھے اس طرح کہ وہ دونوں ایک ہی نماز پڑھ رہے ہوں تو وہ دونوں کی نماز فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ امام نماز عورتوں کی امامت کی بھی نیت کی تھی ورنہ عورت کی نماز فاسد ہوگی۔

مسئلہ۔ عورت کے لیے جماعت میں آنا مکروہ ہے البتہ جو عورت بوڑھی پھونس ہو گئی ہو فجر، مغرب، اور عشاء، جمعہ اور عیدین میں آ سکتی ہے اور یہ نزدیک امام ابی حنیفہ کے ہے۔

لیکن صاحبین کے نزدیک بڑھئی عورت سب نمازون میں آسکتی ہے  
لیکن اس زمانہ میں فتویٰ یہ ہے کہ بڑھئی عورت تو نکاح بھی نکلتا  
مگر وہ ہی خواہ کوئی نماز ہو کیونکہ فسق و فجور سے بڑھ گیا ہے۔

مسئلہ جس شخص کو سلسلے البول یا انقلاط ریح کا مرض ہو اسکے پیچھے صحیح  
تندرست جنگویہ امراض نہوں نماز نہ پڑھیں۔ اور طاہر عورتیں  
اُس عورت کے پیچھے جو مستحاضہ ہیں نماز نہ پڑھیں قاری پیچھے اُس ان پڑھ  
کے جو قرآن کو بعد راسکے بھی نہ پڑھ سکے جس سے نماز صحیح ہوتی ہے نماز نہ پڑھو اگر  
ان پڑھ ان پڑھ کے پیچھے نماز پڑھیں جائز ہے۔

مسئلہ اگر ان پڑھ نماز پڑھ رہا ہو اور تماری نے آکر غلط نماز  
پڑھ لی نماز جائز ہو جائیگی۔

مسئلہ ان پڑھ کی نماز گونگے کے پیچھے نہیں ہو سکتی جو شخص کپڑے  
پہنے ہوئے ہے اُس کی نماز گونگے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔

مسئلہ وہ شخص جو رکوع اور سجدہ کر سکتا ہے اس شخص کے پیچھے  
نماز نہ پڑھے جو اشارہ سے نماز پڑھتا ہے۔

مسئلہ کسی ایک وقت کی فرض پڑھنے والے کو کسی دوسرے

وقت کے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہیں ہے  
مثلاً ظہر پڑھنے والے کو عصر پڑھنے والے کی اقتداء نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ فرض پڑھنے والے نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح نہیں  
نفل پڑھنے والے کو فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہے

مسئلہ کھڑے ہو کر پڑھنے والا بیٹھ کر پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے  
مسئلہ سوزہ پر مسح کرنے والے کو پیر دھونے والے کی اقتداء کرنا اور  
پیر دھونے والے کو سوزہ پر مسح کرنا پڑھنے والے کی اقتداء کرنا جائز ہے۔

مسئلہ اگر کسی شخص نے اتنے الکی ایک امام کی بعد ازاں کسی  
امام عادل یا دوی دلون نے کہہ کہ یہ امام طاہرہ تھا اعادہ  
نماز کا ضروری ہے۔ اور اگر کہنے والا امام عادل نہیں ہے اور اس نے  
خبر دی ہے تو اعادہ اس کا مستحب ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے اس گمان پر نماز پڑھی کہ وہ محدث یا جنب ہے  
پھر معلوم ہوا کہ وہ محدث یا جنب تھا نماز ہو جائیگی مگر اگر کفر کا خوف ہے تو دوبارہ  
وہ اوقات جنہیں نماز پڑھنا مکروہ ہے

مسئلہ جب تک ایک نیزہ یا دونیزہ آفتاب چڑھ نہ آئے اس وقت تک



نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ آفتاب نکلنے اور ڈوبنے کے وقت اور ٹھیک  
 دوپہر میں یعنی آفتاب کے خط استوا پر آ جانے کے وقت نماز بیچگانہ یا وتر  
 پڑھنا یا سجدہ تلاوت کرنا یا نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں ہے۔  
 مسئلہ۔ کسی نماز کی قضا بھی ان اوقات میں درست نہیں ہے۔  
 مسئلہ۔ اُسی نکی نماز عصر غروب شمس کے وقت ادا کر سکتا ہے۔  
 نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک  
 نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں وقتوں میں قضا نماز میں ادا کی جاسکتی ہیں۔  
 اور سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

مسئلہ۔ ان دونوں وقتوں میں نذرمانی ہوئی نماز نہ پڑھی جائے  
 اور نہ وہ نماز پڑھی جائے جسکو شروع کر کے فاسد کر دیا ہو اور نہ وہ  
 دو رکعتیں جو بعد طلوع کعبہ کے پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ۔ طلوع فجر کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے دوسرے  
 نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسئلہ۔ نماز مغرب کے قبل بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسئلہ جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو اس وقت بھی نوافل پڑھنا مکروہ نہیں

## بیان نوافل

نوافل سے مراد ما سوائے فرض بن

نماز فجر کے قبل کی دو رکعتیں سنت مکہ مکہ میں اور یسعتون نے اُنکو واجب لکھا ہے۔

ان دونوں رکعتوں کو بلا عذر بیٹھ کر یا سواری پر پڑھنا جائز نہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں چھوڑا اسکو کبھی نہ سفر میں نہ وطن میں اور فرمایا کہ یہ دو رکعتیں فجر کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ اسمیں ہی رہا تک کہ اگر امام تک پہنچ گیا اور سنت نہیں پڑھی تو علیہ صفت سے اسکو پہلے پڑھ لے پھر جماعت میں شریک ہو بشرطیکہ اتنا وقت کہ تشہد میں امام کے ساتھ شریک ہو سکتا ہو سنت یہ ہے کہ یہ دو رکعتیں گھر میں یا دکانی جائیں اور بعد صفت کے یا صفت میں بھی اگر دوسری جگہ نہ پائے ادا کرے اور بہت مکروہ ہے صفت میں بالکل ملکر نہ پڑھنا اگر صرف سنت چھوٹ جائے اور فرض ادا کر چکا ہو تو بخین کے نزدیک قضاء نہ کی جائے اور امام محمد کہتے ہیں کہ انقلع شمس سے زوال تک

تضا کے عر اور اگر فرض کے ساتھ چھوٹی ہو تو سب کے نزدیک قضا کی جائے۔  
 برابر بزرگہ فرض جماعت سے پڑھے یا تنہا زوال تک کہا گیا ہو بعد  
 زوال کے بھی فرض کے ساتھ پڑھی جائے اور کہا گیا ہو کہ نہ پڑھی جائے۔  
 چار رکعت قبل فرض ظہر کے سنت موکدہ ہیں اگر جماعت کے چھوٹنے  
 کا خوف ہو تو نہ پڑھی جائیں اور قضا کی جائیں بعد فرض پڑھی جائیں  
 قبلی سنت نبوی رضوان اللہ علیہ کے کہ یہ بھی دو رکعت فرض ظہر کے بعد موکدہ ہیں  
 اور ظہر میں وقتاً اور نماز ناگھی اولیٰ ہے۔ چار رکعت قبل عصر کے مستحب ہیں  
 چار رکعتیں پڑھیں اگر قضا نہیں پڑھی ہیں ان کا پڑھنا بہتر ہے۔  
 دو رکعت بعد شرب کے سنت موکدہ ہیں اچھا ہے کہ غریب پڑھی جائیں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ اکملت فی ذیل اور  
 نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اور چار رکعت فرض عشا کے  
 قبلی سنت نبوی اور چار رکعتیں بعد فرض کے ان میں بقدر وس  
 آتوں کے قرأت ہر رکعت میں کرے اور چاہے وہی رکعتیں  
 پڑھے اور یہ سب سنتیں بہتر ہے کہ گھر میں ادا کی جائیں اور بڑے  
 جمع میں یہاں تو کون کر سکے ہو ذرا تاخیر سے گھر میں ادا کی جائیں اور چار

رکعتیں قبل جمعہ کے اور چھ بعد فرض جمعہ کے سنت ہیں۔  
 حوالہ ائی کہتے ہیں کہ سنتوں میں سے پھر کی دو سنتیں زائد ہو گئے ہیں پھر  
 مغرب کی دو سنتیں پھر ظہر کی فرض کے بعد والی سنتیں پھر عشا کے فرض  
 کے بعد والی سنتیں پھر ظہر کے قبل کی چار سنتیں پھر عصر کے قبل کی  
 چار سنتیں پھر عشا کے قبل کی چار سنتیں۔

مسئلہ اگر کوئی شخص چاہے تو دو دو رکعتیں ایک سلام سے  
 پڑھے یا چار چار رکعتیں نفل کی ایک سلام سے دن میں پڑھے اور ان کے  
 دشمن ایک سلام سے پڑھنا یعنی چھ یا آٹھ رکعتیں ایک سلام  
 سلام سے پڑھنا مکروہ ہیں رات کے نوافل میں یا مابعد حیضہ کے نزدیک  
 آٹھ رکعتیں ایک سلام سے پڑھ سکتا ہو اور اپنے زیادتی مکروہ ہو اور  
 صاحبین کے نزدیک دو رکعتیں ایک سلام سے پڑھے اور زیادتی نہ کرے۔  
 مسئلہ قراۃ یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورہ بقدر تین  
 آیتوں کے پڑھنا فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں واجب ہو اور آخری  
 دونوں رکعتوں میں اگر چاہے احمد پڑھے چاہے تسبیح کرے چاہے چپکار ہے۔  
 مسئلہ اگر فرضوں کے آخر کی دونوں رکعتوں میں قرات نہ کی

تو سجدہ سہو واجب نہوگا۔ لیکن قرأت سورہ فاتحہ افضل ہے تسبیح کرنے سے اگر نہ تسبیح کی نہ اجمد پڑھی بلکہ بالارز وہ چپکار رہا تو گنگنا ہوگا اور اگر بھولے سے چپکار پائو کوئی حرج نہیں قرأت سنت ہو اور تسبیح سبح ہو اور سکوت گناہ یا مکروہ ہے۔

اور نفل کی ہر رکعت میں قرأت واجب ہو اور دوسری کی ہر رکعت میں بھی قرأت کرے۔

مسئلہ پنجم۔ اگر نفل یا فرض ہو جو قاسم کو پڑھنا پسند نہ آئے اگر ضروری ہو کہ اسے پڑھنا ہو تو اسے پڑھ کر دے۔ اگر نہ ہو تو کسی اور کو پڑھنے کے لئے چار رکعتیں نفل کی شریعت میں اور تھوڑی سی کے بعد آخر کی کہتے ہو قاسم کو پڑھنا پسند نہ آئے تو اسے پڑھ کر دے اور امام ابو یوسف کے نزدیک چاروں پڑھے اور احتیاط بھی ایسی ہوتی جاتی ہے۔ باوجود مذکورہ قیام کے نوافل ٹھٹھے بیٹھے پڑھے جاسکتی ہیں۔ اور عشا کی نفل جو بعد وتر کے پڑھے جاتی ہے اسکو بیٹھ کے پڑھنا چھتا ہے۔

مسئلہ اگر کسی نے نفل کو مکڑے کھڑے شرعی کیا پھر بغیر

عذر بیٹھ گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز جائز ہو جائیگی اور صاحبین کے نزدیک جائز ہوگی لیکن عذر کی وجہ سے جائز ہو جائیگی۔  
**مسئلہ** اگر بیٹھے بیٹھے اقل رطبت شروع کیا پھر کھڑا ہو گیا تو بالاتفاق جائز ہے۔

**مسئلہ** اگر کوئی شمس شہر سے باہر ہو تو وہ نوافل رازی کا نور پر جدھر سواری کا جانور جاتا ہوا اشارہ سے پڑھ سکتا ہے پھر ٹھیک سواری کا جانور چلتا ہو اور اگر ای حالت سے شمس نازل ہوگا تحریک باطل ہو جائیگا پیادہ پٹھے والا صحیح نماز میں پڑھ سکتا ہے۔  
**بیان مسجد کا سوہو کا**

مسجد کا سوہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ آخری میں تشریف پڑھ کر پھر دو سجدے کرے پھر تشریف پڑھے اور دوسرے پڑھ کر اور سلام بھیجے۔  
 موجبات مسجد سوہو کسی واجب کے ترک کرے یا کسی رکعت میں ہو سکے سے تاخیر کرنے یا تغیر کرنے سے رکعت کے مسجد سوہو واجب ہو جائے جیسے قعدہ اولیٰ کا جھوٹ جانا یا بیٹھنے کی جگہ پر کھڑے ہو جانا یا مسجد تلاوت اسکی جگہ پر چوڑھوٹا یا پہلی دونوں رکعتوں میں

سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا یا دعائے قنوت یا اسکی تکبیر ترک کر دینا یا تشہد ترک کر دینا یا تکبیرات عیدین چھوڑ دینا یا جو نمازین ہنس چکے سے قرأت کرنا پڑھی جاتی ہیں ان میں پکار کر قرأت کرنا یا جن نمازون میں پکار کر قرأت کی جاتی ہیں ان میں آہستہ سے قرأت کرنا۔  
**مسئلہ** اگر امام کی نماز میں سہو ہوا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور اسکی اتباع میں مقتدیوں کو بھی سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا اگرچہ ان سے سہو نہوا ہو۔

**مسئلہ** مقتدیوں کے بس سہو سے جو حالت اقتداء میں ہو اس مقتدیوں پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا ہے اور نہ امام پر۔  
**مسئلہ** حالت غیر اقتداء میں اگر مقتدی سے سہو ہوا ہو تو صرف مقتدی پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

**مسئلہ** اگر کوئی شخص قعدہ اولی بھول گیا اور کھڑا ہو چلا اگر قریب قعدہ کی ہی اور اسکو یاد آیا تو بیٹھ جائے اور اگر قیام کے قریب تو کھڑا ہو جائے اور لوٹے نہیں بلکہ سجدہ سہو کر لے۔

مسئلہ اگر قعدہ اخیرہ میں سو ہوا اور بغیر قعدہ کیے کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدہ سو کر لے اور اگر پانچویں کا سجدہ کر لیا ہی تو فرض اسکا باطل ہو جائے گا۔ اور اس پر ضروری ہے کہ چھٹی رکعت بھی ملا لے۔

مسئلہ اگر چوتھی رکعت میں بقدر تشدد بٹھا پھر اسکو خیال آیا کہ یہ دوسری رکعت ہے اور بعد تشدد کھڑا ہو گیا اور پانچویں رکعت کے سجدہ میں جانے سے پہلے اسکو یاد آ گیا اور وہ لوٹ آیا سجدہ سو کر لے اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کیا تو پھر چھٹی رکعت بھی ملا لے اور سجدہ سو کر لے نماز پوری ہو جائیگی۔

مسئلہ اگر کسی کو شک ہوا کہ چار رکعتیں پڑھیں یا تین اگر اسکی عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو وہ پھر سے نماز پڑھے اور اگر اسکی عادت شک کرنے کی ہے تو ظن غالب کے موافق نماز ادا کرے اور اگر اسکو ظن نہیں ہے تو کم سے کم دہرہ رکعت سے اپنی نماز تمام کرے اور ہر آخری رکعت میں دو اسکے شک کے مطابق بقدر تشدد بیٹھے مثلاً ایک شخص کو دوسری رکعت پڑھنے کے بعد



تیسری رکعت میں شک ہو کہ چوتھی ہو یا تیسری تو ایک رکعت پڑھ کر  
قعدہ کرے بعد ازاں کھڑا ہوا اور چوتھی رکعت پڑھ کر قعدہ کر لے اور  
تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور نماز تمام کرے۔

## صلوۃ مریض کا بیان

مسئلہ: جو شخص قیام سے معذور ہو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع کرے  
اور سجدہ کرے اور اگر رکوع اور سجدہ بھی نہیں کر سکتا ہو اشارہ  
سے رکوع و سجدہ ادا کرے لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے  
اشارہ سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔

مسئلہ: اگر پیشانی پر زخم ہو اور سجدہ پیشانی پر نہیں کر سکتا ہو تو  
اُسکو اشارہ کرنا جائز نہیں بلکہ ناک پر سجدہ کرے اگر بیٹھنے کی بھی  
قدرت نہ ہو چٹ لیٹ کر نماز پڑھے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ لے اور اگر  
چٹ بھی نہیں لیٹ سکتا ہو تو سیدھی کر دٹ لیٹے اور قبلہ کی طرف  
رخ کرے اگر سیدھے جانب بھی نہ لیٹ سکے اُلٹے جانب لیٹے اور منہ  
قبلہ کی طرف کرے اور سر جنوب یا شمال کی جانب مختلف حالات کرے  
مسئلہ: اگر سر سے اشارہ کر نیکی قدرت نہیں ہو تو منہ از زمین

تاخیر کرے آنکھوں اور قلب اور بیہوشی سے اشارہ نہ کرے۔

مسئلہ اگر کوئی مریض بوجہ مرض کے ایک دن رات سے زائد بے ہوش رہا تو ان نمازوں کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی شخص کو ایک دن رات سے زائد مرض رہا اور وہ بیہوش بھی رہا تو ان نمازوں کی قضا لازم نہ ہوگی۔

مسئلہ اگر مریض ایک دن رات سے کم رہا اور آئینہ ہوشیار بھی رہا تو ان نمازوں کی قضا کرے۔

مسئلہ اگر مریض ایک دن رات سے زائد رہا اور ہوشیار بھی رہا یا ایک دن رات سے کم مرض رہا لیکن وہ مریض بیہوش رہا تو ان دونوں صورتوں میں صاحب ہدایہ کے نزدیک تمام نمازوں کی قضا کرے اور بزدوی اور قاضی خان کے نزدیک اسے ان نمازوں کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی کو قیام پر قدرت حاصل ہوئی لیکن رکوع اور سجود نہیں کر سکتا ہو تو کہہ کرے کہ نماز پڑھنا ضروری نہیں بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہے اور اگر وہ کھڑا ہو گیا تو رکوع

کے لیے کھڑے کھڑے اشارہ کرے اور سجدہ کا اشارہ بیٹھکر کرے۔

**مسئلہ** اگر کسی نے حالت صحت میں کھڑے کھڑے نماز پڑھی

بیچ میں اسکو عرض وعذر لاحق ہوا موافق عذر کے نماز پوری کرے

مثلاً قیام سے معذور ہو گیا بیٹھکر نماز تمام کرے اور اگر رکوع و سجود

معذور ہو گیا اشارہ کرے اور اگر بیٹھنے سے بھی معذور ہو گیا لیٹ جائے

**مسئلہ** اگر کسی نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی ہو رکوع و سجدہ کے

ساتھ پھر قیام کی طاعت ہو گئی تو اسی نماز کو پورا کرے اور اگر کسی نے

تھوڑی نماز اشارہ سے پڑھی تھی اور پھر وہ رکوع اور سجدہ پر

قائم ہو گیا پھر سے نماز پڑھے۔

**مسئلہ** اگر کوئی شخص بیہوش ہو گیا اور اُسپر پانچ نمازوں

یا ان سے کم کا وقت گزر گیا تو صحت ہو جانے کے بعد ان نمازوں کی

فضا کرے اور اگر پانچ نمازوں سے زائد کا وقت گزرا ہو تو انکی قضاء کرے

## سجدہ تلاوت کا بیان

چوہ سجدے قرآن میں ہیں جن کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ

کرنا لازم ہوتا ہے عربی سمجھے یا نہ سمجھے۔

**مسئلہ** اگر آیت سجدہ پڑھنے والا ظاہر ہو یا محدث ہو یا جنب ہو یا محائض ہو یا نفاس ہو یا کافر ہو یا بچہ ہو یا نشہ میں ہو تو سننے والا پر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر نا سمجھ بچہ پڑھے تو سجدہ تلاوت سننے والے پر واجب نہیں ہوتا ہے۔

اور اگر سونے والے نے یا مجنون نے آیت سجدہ پڑھی ہے تو بعضوں کے نزدیک سننے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہے اور بعضوں کے نزدیک واجب نہیں اور اگر جنب یا مست یا سونے والا یا کافر یا صبی یا مجنون یا محائض یا نفاس آیت سجدہ پڑھیں یا سنیں تو ان پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے۔

**مسئلہ** اگر امام نے نماز میں آیت سجدہ کی پڑھی تو درود نون یعنی امام اور مقتدی سجدہ کریں خواہ مقتدی سنے یا نہ سنے اور قرأت پکار کے ہو یا چپکے سے۔

**مسئلہ** اگر مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ اُس پر سجدہ تلاوت واجب ہو گا نہ امام پر اور نہ بعد نماز کے ادا کیا جائے۔ اگر کسی نے نماز میں سجدہ کی آیت کسی دوسرے شخص سے سنی جو نماز میں اُس کے

ساتھ شریک نہیں تھا تو نماز میں سجدہ تلاوت نہ کرے بلکہ بعد نماز کے سجدہ کرے۔ اگر نماز ہی میں سجدہ کر لیا تو نماز تو فاسد نہ ہوگی لیکن بعد ختم نماز کے پھر سجدہ تلاوت کرنا ہوگا۔

**مسئلہ** اگر امام نے ایک آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ تلاوت کر لیا بعد ازاں ایک شخص نے جس نے آیت سجدہ امام سے سنی تھی اقتدا کی وہ بجز نماز سجدہ نہ کرے۔

**مسئلہ** اگر کسی نے سجدہ کی آیت نماز کے باہر پڑھی پھر نماز میں یہی آیت کو پڑھا اور سجدہ تلاوت میں دو سجدہ ونکی نیت کر لی تو دونوں سجدے ادا ہو جائیں گے یعنی یہ ایک سجدہ دونوں سجدوں کے لیے کافی ہوگا۔

**مسئلہ** اگر کسی نے ایک سجدہ کو ایک مجلس میں نکر پڑھا تو ایک سجدہ کر لینا سب کے لیے کافی ہے۔

**نوٹ**۔ حقیقتاً مجلس بہ سناٹا پڑے مثلاً انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ بد جائے اور جگہ کی صورت ہو کہ پہلی نشست مثلاً خرید و فروخت کی تھی اور دوسری نکاح کی ہوگی اگرچہ بظاہر مجلس ایک ہی ہے۔ لیکن اس صورت میں اگر کوئی عمل قلیل کیا جائے تو وہ مجلس کو نہیں بدلیگا مثلاً ایک مجلس میں دو مین لقمہ کہا لیے یا دو ایک گھونٹ پانی پی لیا یا دو ایک قدم چلا۔

جو شرائط نماز کے بیان کئے گئے ہیں وہی سجدہ تلاوت کے لیے  
 بھی ہیں مثلاً بارخود ہونا حدث و نجاست سے طاهر ہونا وغیرہ وغیرہ  
 اگر پانی پر قدرت ہو تو سجدہ تلاوت کے لئے نیچم نہیں درست ہی  
 اگر سجدہ تلاوت میں بات کی یا قہقہہ لگایا یا ارادہ یا خطا حدث کیا  
 تو سجدہ کا اعادہ کرنا چاہیے۔

سجدہ تلاوت کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ تکبیر کہے اور ہاتھ نہ اٹھائے اور  
 سجدہ کرے اور اس میں سبحان ربی کلا علیٰ تین مرتبہ پڑھے  
 اور یہی مختار ہے اور متاخرین نے سبحان ربنا ان کان وعد ربنا  
 لمعد ولا یؤخرنا اچھا سمجھا ہے تشدد نہ پڑھے اور نہ سلام پہیرے  
 کہے ہو کہ سجدہ میں جانا چاہیے بیٹھے بھی کچھ حرج نہیں۔  
 سجدہ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا سنت ہے اگر کوئی شخص تکبیر نہ کہے سجدہ  
 ہو جائیگا اسی طرح اگر سجدہ میں کچھ نہ پڑھا تو بھی سجدہ ہو جائے گا۔

### صلوۃ مسافر

سفر شرعی سے نماز قصر ہو جاتی ہے اور روزہ نہ رکنا مباح ہو جاتا ہے  
 اور روزہ پر مسح کرنے کی مدت ایک دن راستے میں دن تک ہو جاتی ہے

اور جمعہ اور عیدین اور اضحیٰ ساقی ہو جاتے ہیں عورت پر بغیر محرم کے  
سفر کرنا حرام ہو جاتا ہے۔

سفر شریعی یہ ہے کہ انسان کسی ایسی جگہ کا ارادہ کرے جسکی مسافت  
اسکے شہر سے تین دن یا زیادہ ہیں متوسط چال سے طوی ہو عمل کرنے  
اسکی مقدار تیس کوس رکھی ہو متوسط چال میں وہ سواریاں نہیں  
داخل ہیں جن سے بہت مسافت جلد طوی ہو جائے جیسے مڑوہ جہاز  
و کشتی وغیرہ اونٹ کی چال متوسط چال میں داخل ہے  
پس جو شخص اپنی جائے اقامت یا وطن سے تیس کوس کے قریب کسی  
مقام پر جایگا سفر غاسافر ہوگا۔

سافر کو ہر چار رکعت والی نماز میں دو رکعتیں پڑھنا فرض ہیں  
اور کسی کو قصر کرتے ہیں اور دو سے زائد پڑھنا جائز نہیں اگر  
زیادہ کریگا گنہگار ہوگا۔

مسافر اگر سافر نے چار رکعتیں پڑھیں اور قعدہ اولیٰ میں بیٹھا  
تو آخر کی دو رکعتیں قفل ہو جائیگی اور پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔ اور اگر  
بقدر نشہ قعدہ اولیٰ میں نہیں بیٹھا نماز باطل ہو جائیگی۔

مسئلہ مسافر نے اگر قعدہ اولیٰ ترک کر دیا اور اقامت کی نیت کر لی تو اسکو چار ہی رکعتیں پوری پڑھنا ہوں گی اور سجدہ سہو کرے گا۔  
مسئلہ جو شخص کسی شہر سے سفر شرعی کر رہا ہو تو جب وہ شخص اس شہر کے مکانات یا آبادی کو چھوڑ دے گا تو اسکو نماز قصر پڑھنا ہوگی یعنی حالت سفر میں جیسا اپنے شہر کے عذر و ذریعہ پہلے سے خارج ہو جائیگا۔ نماز قصر پڑھنا ہوگی۔

جب مسافر کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کسی ایسے شہر میں کرے گا جو اقامت کے لائق ہے تو وہ شہر مسافر نہ دے گا یعنی اس کے لیے وہ آسانیاں جو شریعت نے مسافر کے لیے بتادی ہیں نہ ہوں گی۔

اور اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو وہ مسافر ہی رہیگا۔

مسئلہ اگر کسی مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کی

اور کسی وجہ سے وہ پندرہ دن تک یا اس سے بھی زائد ٹھہرا رہا تو وہ

مسافر ہی رہیگا مثلاً زید اپنے مکان سے غیس کو س کے فاصلے پر

کسی دوسرے مقام پر گیا اور اسکی نیت یہ تھی کہ دو تین روز یا زائد سے

زائد بارہ تیو دن قیام کر کے واپس چلا آئیگا لیکن مختلف وجوہ



سے اُسکو ایک مہینہ رہنا پڑا اور اُس نے اقامت کی نیت بھی نہیں کی تھی بلکہ روزانہ جانے کا ارادہ رکھتا تھا تو اُسکو مہینہ بھر قصر نمازین پڑھنا ہونگی اگر لشکر اسلام دارالحرب میں داخل ہو اور وہ پندرہ دن اقامت کی نیت بھی کر لے تو بھی وہ حکماً مسافر ہی رہیگا۔  
مسئلہ جب کوئی شخص اپنے وطن میں آجائیگا تو اُسکو نمازین قصر کرنا ہونگی بلکہ پوری پڑھنا ہونگی۔

وطن میں اگرچہ نیت اقامت کی نہ کرے اُسکو نماز پوری پڑھنا ہوگی قصر نہ کرے۔  
اقسام وطن

وطن کی تین قسمیں ہیں وطن اصلی وطن اقامت وطن سکتی وطن اصلی وہ ہے جس میں انسان اپنا گھر بنائے اور بود و باش اختیار کرے۔

وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ روز یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کر لے۔

وطن سکتی وہ ہے جس میں پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت کی ہو۔ وطن اصلی کو صرف وطن اصلی باطل کر دیتا ہے مثلاً ایک شخص

ایک شہر کی بود و باش اور مکان کو چھوڑ کر دوسرے شہر کو گزینا اور وہاں کی بود و باش اختیار کر لے تو پہلا شہر اسکا وطن اصلی نہوگا وطن اقامت وطن اصلی اور وطن اقامت سے باطل ہو جاتا ہے۔ وطن سکنی وطن اصلی اور وطن اقامت اور وطن سکنی سے باطل ہو جاتا ہے۔ مسئلہ اگر لکھنؤ کے رہنے والے نے اپنا وطن اصلی حیدرآباد کر لیا اس طرح پرکہ لکھنؤ کی بود و باش بالکل ترک کر دی لکھنؤ کا وطن ہونا باطل ہو جائیگا اور اگر لکھنؤ میں جو وطن اول تھا اُس کے گھر والے موجود ہیں تو یہ دونوں اسکی وطن اصلی ہونگے۔ جیلان میں داخل ہونا زپوری پڑھے۔

مسئلہ اگر کسی نے دو شہروں میں پندرہ دن ٹہرنے کی نیت کی تو نماز ان دونوں میں پوری نہ پڑھے یعنی قصر کرے مثلاً بانسہ اور بڑے گائون میں پندرہ دن رہنے کی نیت ہو تو نماز بقصر پڑھو۔ مسئلہ جس شخص کی نماز سفر میں قضا ہو گئی ہو تو وطن میں بقصر ادا کرے اور جس شخص کی نماز گھر میں قضا ہو گئی اور وہ سفر میں ادا کرنا چاہتا ہے تو چار پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مسافر امام مقیم کی اقتدا کرے تو اسکو پوری چار رکعت نماز پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو مقیم کو چاہیے کہ جب امام سلام پھیرے تو بقیہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

### نماز جمعہ کے احکام

جمعہ نہیں واجب ہر مگر شہر میں۔ یا شہر کے اس میدان میں جہاں سے شہر کی آواز سنائی دیتی ہوں۔

جمعہ کے لیے گیارہ شرطیں ہیں جن میں سے نماز پڑھنے والے

کے لیے سات شرطیں ہیں۔ اول آزادی۔ دوسرے مرد ہونا۔

تیسرے بالغ ہونا۔ چوتھے مقیم ہونا۔ پانچویں عیسائی نہ ہونا۔ چھٹے

پانچویں کا درست ہونا۔ ساتویں آنکھوں کا درست ہونا۔ اور چار شرطیں

غیر نمازی کے لیے ہیں۔ اول نماز پڑھنے کے لیے شہر کا ہونا۔ دوسرے

بادشاہ یا قائم مقام بادشاہ کا ہونا۔ تیسرے جماعت۔ چوتھے

وقت ظہر کا آ جانا۔

شہر شرع میں اُس جگہ کہتے ہیں جس میں بازار میں ہوں اور ایسا حاکم ہو

جو قدرت رکھتا ہو کہ ظالم سے مظلوم کا انصاف کرے۔ اور ایسا عالم ہو کہ  
اس سے لوگ مسائل وغیرہ دریافت کرتے ہوں اور بعضوں نے کہا کہ شہر  
وہ ہے جس میں حواج وین و دنیا کے پورے ہو جائیں۔ حواج وین  
کے جیسے قاضی و مفتی کا ہونا اور حواج وین کے ہر صنعت کا صانع  
ایک سال سے دوسرے سال تک وہاں زندگی بسر کرتا ہو۔  
ہدایہ میں ہے کہ شہر وہ جگہ ہے جس کے لیے ایک حاکم ہو اور قاضی ہو  
جو احکام نافذ کرتا ہو اور حدود قائم کرتا ہو۔

اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مصر یعنی شہر شریع میں یہ مقام  
ہو کہ اگر اس کی بڑی مسجد میں لوگ جمع کیے جائیں تو وہ مسجد ان کے  
لیے کفایت نہ کر سکے۔

مسئلہ۔ جو لوگ شہر کے باہر رہتے ہیں ان کو جمعہ کے لیے  
شہر میں آنا واجب نہیں ہے بشرطیکہ ان لوگوں کی جائے قیام  
شہر سے اتنی دور ہو کہ شہر تک آنے میں ان پر قصر نماز پڑھنا فرض نہ ہو سکا۔  
مسئلہ۔ ایک شہر میں بہتر یہ ہے کہ ایک ہی جگہ نماز جمعہ کی  
ادا کی جائے اگر کئی جگہ ادا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور اس زمانہ میں

اسی پر عمل ہو۔

مسئلہ۔ جمعہ کو سفر کرنا ہمارے یہاں نہ قبل نماز کے مکروہ ہی نہ بعد نماز جمعہ کے اور امام مالک کے نزدیک زوال تک مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر بادشاہ نہ ہو تو جو لوگ احکام بادشاہ اسلام کے نافذ کرتے ہیں وہ اس کے قائم مقام ہیں۔

مسئلہ۔ خطبہ پڑھنے کی دو شرطیں ہیں ایک یہ کہ خطبہ بعد زوال ہو دوسرے قبل جمعہ کے اگر قبل زوال یا بعد جمعہ ہوا نماز جمعہ کی نہوگی۔

### احکام خطبہ

دو خطبے پڑھنا چاہیے اور دونوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا چاہیے کہ جس میں تین آیتیں قرآن کی پڑھی جاسکیں سنت خطبہ میں یہی کہ خطیب اللہ کی حمد و ثنا کرے اور وہ پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور لوگوں کو نصیحت کرے اور قرآن پڑھے اور دعائیں مومنین و مومنات کے لیے۔

ادھر مستحب یہ ہے کہ عشرہ مبشرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نام لیکر  
صلاۃ پڑھے اور امام حسن و امام حسین و حضرت فاطمہ و حضرت عباس  
اور حضرت حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اور جمیع اصحاب و مہاجرین  
و انصار اور تابعین پر ترضی کرے۔ اور خطبہ پڑھے ہو کر حالت  
طہارت میں پڑھے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ میں صرف حمد باری تعالیٰ کرنا جائز ہے  
اور صاحبین کہتے ہیں ایک طویل ذکر ضروری ہے جسکو خطبہ کہتے ہیں۔  
مسئلہ۔ اگر کسی نے التَّحِيَّات پڑھی یا چینکنے پر الحمد للہ  
کہا یا حالت شک میں سبحان اللہ کہایا نالت تعجب میں لا الہ الا اللہ کہا  
تو اجماعاً خطبہ ادا نہ ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے بیشکریٰ ایٹ کر خطبہ پڑھا یا بغیر طہارت  
کے خطبہ پڑھا تو جائز ہے مگر مکروہ ہے

مسئلہ۔ اگر سمجھدار بچہ نے خطبہ پڑھا بعض کہتے ہیں جائز ہے  
اور بعض کہتے ہیں نہیں جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر خطیب کو بعد فراغت خطبہ کے حدیث ہو اور

وہ گہرین آیا اور اُس نے وضو کیا اور جلد واپس آ گیا پھر اُسکو نماز پڑھانا جب اُنز ہی اور اگر گہرین آکر کہنا تب ہی کہنا یا تو اس کو دوسرا خطبہ پڑھکر نماز پڑھانا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر امام کو نماز میں حدث لاحق ہوا اور اُس نے معتدیوں میں سے کسی کو اپنی جگہ پر کر دیا جائے تو۔

مسئلہ۔ اگر امام کو قبل نماز پڑھنے کے حدث لاحق ہوا اور اُس نے ایسی شخص کو جس نے خطبہ نہیں سنا تھا حکم نماز پڑھانا نہ کیا تب بھی جائز ہی بلکہ خطبہ نہ ہونے کو حکم کرنا چاہیے۔

مسئلہ۔ امام اعظم و امام محمد کے نزدیک جماعت کے لیے امام کے علاوہ تین مرد ہونا چاہئیں اور امام ابو یوسف کے نزدیک مرد۔

مسئلہ۔ اگر صرف عورتیں یا بچے ہوں جمعہ نہ پڑھایا جائے اگر مسافر یا دوسرے لوگ جنہوں نے خطبہ نہیں سنا موجود ہیں جمعہ پڑھایا جائے۔

مسئلہ۔ نماز جمعہ میں امام قرآنہ کے ساتھ کرے کوئی سورۃ ہمارے نزدیک مخصوص نہیں ہے لیکن امام شافعی سورۃ جمعہ

و مثافقون کو فاس کرتے ہیں۔

مسئلہ مسافر اور عورت اور مریض اور غلام اور اندھے پر جمعہ کی نماز واجب نہیں اور اگر ان لوگوں نے جمعہ کی نماز پڑھی تو فرض ظہر ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا۔

مسئلہ مسافر اور مریض اور غلام جمعہ کی امامت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ اگر کسی نے تحریمہ کیا اور نیت کی فرض وقتی کی ہمارے نزدیک جمعہ ادا نہ ہوگا اور نزدیک امام زفر کے جمعہ ادا ہوگا۔

مسئلہ اگر بغیر عذر ظہر پڑھی قبل اسکے کہ امام جمعہ کی نماز پڑھے ظہر ہمارے نزدیک جائز ہو جائیگی اگرچہ مکروہ ہی اور امام زفر کے نزدیک ادا ہی نہ ہوگی۔

مسئلہ اگر بعد کسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ میں آیا ظہر نفل ہو جائیگی اور نماز جمعہ فرض ادا ہوگی اور امام زفر کے

مسئلہ ہمارے نزدیک نماز جمعہ کے دن فرض وقتی ہی مگر جمعہ پڑھنا ادا سے ظہر کو ساقط کر دیتا ہے اور امام محمد کہتے ہیں ان میں سے کوئی فرض کے لیے متعین نہیں۔ اور امام زفر کہتے ہیں کہ اس میں جمعہ ہی کی نماز فرض وقتی ہے۔



نزدیک فرض وہی ظہر ہے۔

مسئلہ۔ اگر ظہر کی نماز پڑھی معذور نے یا غلام نے پھر جمعہ میں شریک ہوا پھر بعد جمعہ کے ظہر کی نماز پڑھی ہمارے نزدیک جائز ہی کیونکہ ظہر اول نفل ہو گئی اور امام زفر کے نزدیک نہیں جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ کی نماز پڑھنے نکلا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ظہر کی نماز اسکی نفل ہو جائیگی اگر جمعہ کی نماز پائی ہو تو کافی ہے ورنہ ظہر پہرے سے پڑھے اور امام محمد اور امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ نماز ظہر کی باطل نہ ہوگی جب تک کہ امام کے پاس نہ آجائے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شہر میں اپنے حوائج کے لیے اور نماز جمعہ کے لیے آیا اگر مقصود اعظم اسکا اقامت جمعہ ہی سفر کا ثواب پائے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ۔ معذور ورن اور قیدیوں کو جمعہ کے دن جماعت سے ظہر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اور غیر معذورین کے لیے جائز ہی نہیں ہے۔

مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ میں نماز پڑھتے پایا اور وہ شریک ہو گیا وہ اپنی باقی نماز کو پورا کرے اگر تشهد یا سجدہ ہو تو میں اگر شریک ہوا ہو۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب امام جمعہ کے دن مسجد میں آجائے تو لوگوں کو مطلقاً کھڑم کرنا چھوڑ دینا چاہیے خواہ آپس کی گفتگو ہو یا تسبیح و قرأت ہو اور صاحبین کے نزدیک کلام کرنا جائز ہے کہ امام خطبہ نہ پڑھے یعنی امام کے آجانے کے بعد قبل خطبہ کے اور خطبہ اور نماز کے بیچ میں کلام کرنا جائز ہے اور درمیان خطبہ کے ناجائز ہے۔ فواضل و تناسیب کے نزدیک جائز نہیں بان قضا اور اگر ناجائز ہے تو بہت کچھ جائز ہے اور خطبہ کے وقت نہ کھائے اور نہ پیے اور جب خطبہ پڑھنے والا ذکر کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سینٹے والے اپنے دل میں درود پڑھیں آپ پر۔

مسئلہ جب اذان اول جمعہ کی گئی جائے اُن کاموں کو جو نماز جمعہ میں جانے کو رکھتے ہوں ترک کر دینا چاہیے جیسے خرید و فروخت وغیرہ جب خطبہ سے امام فارغ ہو جائے

تو تمام نازی کٹرے ہو جائیں اور اقامت کی چائے سے جو شخص  
 جمعہ کی نماز پڑھے چلے اسکو غسل کرنا چاہیے اور خوش ہو لگا نا  
 چاہیے اور بقدر مقدور اسچھ کپڑے پہننا چاہیے اور یہ دعا  
 بختے وقت پڑھنا چاہیے اللھم اجعلنی اوجہ عن توجہ الیہ  
 واقریب عن تقریب الیہ وانیقہ عن دعالہ اور چار رکعت  
 سنت پہلے پڑھے اور بعد نماز قرآن کے چار رکعتیں پھر کھڑکی  
 سنت کی پڑھے اس کے بعد نماز جمعہ کی نیت میں یہ کہے نماز پڑھا  
 ہوں اے جمعہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میں طریقت کو شریف کرے  
 اور مشغول بنائے یہ کہے کہ نیت کرتا ہوں میں سنت جمعہ کی۔

### سنت زہری نیت کرے۔ عیدین کی نماز

عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ عید الفطر کی نماز یکم شوال کو  
 پڑھی جاتی ہے اور بعد دو سری تاریخ میں بھی ادا کی جاسکتی ہے  
 اور عید الاضحیٰ کی نماز دسویں ذی الحجہ کو پڑھی جاتی ہے اور بعد  
 دوسرے دن یعنی گیارہویں تاریخ اور تیسرے دن یعنی بارہویں

تاریخ ہی پڑھی جاسکتی ہو ان دونوں خاندان کا وقت آفتاب کے  
بلند ہونے سے زوال کے قبل تک رہتا ہے۔

پھر فطریہ کے روز مستحب ہو کہ پہلے کچھ گناٹے پھر نہا۔ اور خوش و گناٹے  
اور سواک کر سہ اور نہ فطریہ سے ہر ایک کے ہر بقدر و مستحب  
پہنے اور مہر پہنے اور اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر  
واللہ الحمد چھپکے چھپکے کہتا ہوا جسے ان عید کی  
نماز پڑھتی جا۔ اور قبل نماز عید کے نفل نماز پڑھتے اور عید منی  
میں مستحب ہو کہ قبل نماز کے چھپکے کہتا ہوا کہ بعد نماز کے قربانی کرے  
اور قربانی کا گوشت پہلے گناٹے اور تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر  
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد پکار پکار کے کہتا ہوا  
عید کی نماز پڑھنے کی جگہ پر جا۔

### شریعت نماز عیدین

عیدین میں دو کہتے ہیں کا پڑھنا شرط جمعہ کے ساتھ اس طریقہ پر  
واجب ہے کہ بعد تحریر کے بعد اَنَّا اللہم پڑھے اور تین تکبیریں  
پاٹھا اٹھا کر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور تکبیروں کے درمیان میں

تسبیح کے بعد فصل کرے تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے اور تھوڑے  
کے بعد قرأت کرے اور رکعت اول تمام کرے اور دوسری رکعت میں  
بعد قرأت کے پہلی رکعت کی طرح تین تکبیریں کرے اور تیسری تکبیر کے بعد  
ہاتھ باندھے بلکہ چوتھی تکبیر لکھ کر رکوع میں چلا جائے۔

تاخیر پڑ فطر میں یعنی دیر کر کے نماز پڑھنا اور بچیل اٹھنی میں پہلی اول  
وقت کا پڑھنا مستحب ہے۔

امام قرأت پکار کے پڑھے اور سبح اسمہ اور هل شک حدیث افاشیہ  
پڑھنا سنون ہو اور ق اور اقتربت الساعة پڑھنا بھی وایت میں  
آیا ہے پھر بعد نماز کے امام خطبہ پڑھے عید فطر میں احکام نظر کے اور  
عید اضحیٰ میں احکام قربانی کے لوگوں کو بتائے۔ جس شخص کو نماز  
عیدین نہیں ملی اس پر فضا نہیں ہو۔ اور اگر درمیان میں شریک ہو  
تو جب اپنی باقی نماز ادا کرنے لگے تو تکبیرات بھی اپنے اپنے مواضع  
میں ادا کرے۔

ایام تشریق کی تکبیریں یوم عرفہ یعنی نوین ذیحجہ سے تیرھویں  
ذیحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد کی جائیں

جہاں سے ہزار ہا مرد و مکلف شہر کے چنے و انویں کو بٹا کر جو اس کے  
ساتھ نہ ناپڑتے ہیں بطریق تنہا کر کھانا چاہیے۔

### نماز سوچ گھن کی

جب آفتاب میں گہن پڑے تو درگھیب ہمارا کہہ دے کہ اس طرح  
ادائیگی چاہیے کہ نہ اذان کہی جائے نہ اقامت لکھو امام جمعہ لوگوں کے  
ساتھ درگھیب طویل قرأت کے ساتھ استسما ادا کرے امام  
ابو جعفر کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک چنانکہ  
پڑھتے تھے اور امام محمد سے دونوں روایتیں ہیں اور بعد نماز  
کے دعا و استغفار کرے پھر ان تک کہ معاف ہو جائے آفتاب  
اور اگر امام جمعہ کا نہ تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھیں۔

اور چاند گہن کی نماز میں جماعت میں ہی درگھیب اکیلے اکیلے  
پڑھنا چاہیے اور استغفار کرنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر جنازہ موجود ہی اور خسوت یا کسوف پڑا ہو تو  
پہلے نماز جنازہ پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر گہن ہی اور ابر یا غبار وغیرہ آگیا ہی نماز گہن کی

پڑھی جائے اگر اس وقت نہیں پڑھی گئی تو آفتاب مانتاب  
صاف ہونے کے بعد پڑھی جائے۔

مسئلہ۔ اگر کسی وقت ہو اور اسی حالت میں آفتاب غروب  
ہو گیا لوگ تنہا تھوڑے دیر اور نماز مغرب کی پڑھیں۔

نماز استسقاء یعنی پانی چائے کی نماز

اگر پانی نہ ہوتا ہو اور ندی نالے خشک ہو چلے ہوں اور جانور  
ہلاک ہوئے ہوں تو امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ لوگوں کو طوافِ علوٰیہ دو رکعتیں  
نماز استسقاء کی پڑھنا چاہیں اور دعا مانگنا چاہیے۔

نماز استسقاء مستنون نہیں ہے البتہ دعا کرنا مستنون ہے۔

اور امام محمد کے نزدیک مستنون یہ ہے کہ دو رکعتیں جماعت کے ساتھ  
پڑھنا چاہیں اور باجماعت خطبہ پڑھا جائے اور روبرو قبلہ ہو کر دعا  
مانگی جائے اور امام اپنی چادر اس طور پر لپیٹ لے کہ نیچے کا حصہ  
اوپر ہو جائے اور اوپر کا حصہ نیچے ہو جائے اور سیدھا پائوں لٹا  
ہو جائے اور اٹھا سیدھا ہو جائے اور جس جگہ یہ نماز ادا کی جائے  
وہاں کفار کا ہونا جائز نہیں ہے۔

میسور فرمیں کہ امام ابو یوسف امام ابو حنیفہ کے موافق ہیں  
اور عامۃ کتبائے شافعیہ کے ذریعہ کہ امام محمد کے مسلک کے  
موافق کہتے ہیں۔

### نماز تراویح

ماہ صیام یعنی رمضان کی پہلی تالیخ سے نماز عشا کے بعد  
اور وتر کے قبل جماعت کے ساتھ یا فرداً فرداً بیس رکعتیں  
نماز تراویح کی ادا کرنا سنتوں میں۔

دو دو رکعتیں ایک سلام سے پڑھی جائیں اور چار رکعتیں ہی  
ایک سلام سے پڑھی جاسکتی ہیں۔ لیکن ہر چار رکعت کے بعد  
تہوڑی دیر بیٹھنا اور سنانا چاہیے اور سبحان ذی الملالک الملکوت  
سبحان ذی العزۃ والعظۃ والہیۃ والقدرۃ والکبریاء  
والجمال والکمال والجبروت سبحان الملک الحی الذی  
لا ینام ولا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح  
تین مرتبہ پڑھ کر دعا مانگنا چاہیے الفاظ دعا یہ ہیں اللہم  
انا نستغثک الجنۃ ونعوذ بک من النار یا خالق الجنۃ والنار



برحمتک یا عزیر یا غفار یا کریم یا ستار یا رحیم یا جبار  
اور ان میں ایک قرآن کا ختم کرنا بھی سنون ہر جب بیسویں کہیں  
تمام ہو جائیں تو ناز و ترجماعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ۔ رمضان کے علاوہ نوافل وتر کا جماعت پڑھنا مکروہ ہے۔  
مسئلہ۔ تراویح کے بعد ناز و تر بغیر جماعت کو بھی پڑھنا جائز ہے۔  
مسئلہ۔ اگر وتر سوائے رمضان کے جماعت پر ہی گئی تو تراویح ہو جائیں گی۔

## نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اس میں نہ رکوع  
کیا جائے نہ سجدہ لیکن طہارت اور ستر کا چھپانا  
اور رو بقبلہ ہونا اور قیام شرط ہے بغیر  
عذر بیٹھ کر نماز نہ پڑھنا چاہیے اگر کسی نے بغیر عذر بیٹھ کر  
نماز پڑھی نماز نہ ہوگی۔

ولی اگر مریض ہو اور امام ہو تو شیخین کے نزدیک اُسکو بیٹھ کے  
نماز پڑھانا اور لوگوں کو اُسکی اقتدا کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے

شرع نے اور اسی کو طہارت صغریٰ بھی کہتے ہیں اور جن چیزوں سے وضو لازم آتا ہے انکو محدث اصغر اور نجاست علیہ کہتے ہیں۔

### فرائض وضو کے چار ہیں

منہ کا دھونا۔ ہاتھوں کا کنیون تک دھونا۔ پاؤں کا دھونا گئے سمیت یا موزہ پہنے کی صورت میں مسح کرنا اگر موزہ نہ اُتارے چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

شرعاً وجہ یعنی منہ کی مقدار جہان سے بال اُگتے ہیں پیشانی سے ٹھڈی کے نیچے تک وایک کان کی لو سے دوسرے کان کی بوتلی سے مسالہ اگر کسی شخص کے سر پر بال نہیں اُگتے ہیں یا اُگتے ہیں تو نصف سر سے کم میں چند یا پر نہیں جمتے ایسے شخص کو منہ دھونا وہاں سے فرض ہے جہاں سے عادتاً لوگوں کے بال اُگتے ہیں۔ مسالہ (۲) مونچھ اور بھون اور پلکیں اور واڑھی وغیرہ قائم مقام جلد کے ہیں انکا دھونا نیچے کی جلد کے دھونے کو ساقط کر دیتا ہے۔

مسالہ (۳) کوئے (کتارہ پیشم) میں نگو کے کیچر جم گیا ہے اور اُس کے نیچے پانی نہیں پہونچتا اسکو چھڑا کے پانی کوئے تک پہونچانا فرض ہے۔

اور سلطان بلا عذر تہم سے نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں۔  
مسئلہ اگر میت بغیر نماز کے دفن کر دی گئی تو تین دن تک  
قبر پر نماز ہو سکتی ہے۔

### طریقہ نماز جنازہ

نماز جنازہ کی چار تکبیریں ہیں پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے اور تیس  
تکبیروں میں ہاتھ نہ اٹھائے اور نہ سر سے اشارہ کرے پہلی تکبیر کے بعد  
سبحانک اللہم پڑھے اور تعالیٰ جہنم کے بعد جل ثناؤ کو  
بھی پڑھا دے پھر دوسری تکبیر کے بعد وہ درود پڑھے جو نمازین  
پڑھ جاتا ہے پھر تیسری تکبیر کے بعد میت اگر عاقل بالغ ہو تو  
اللہم اغفر لحیننا ومیتنا وشفانا وشفائنا وشفائنا وشفائنا  
تکبیر یا و ذکرنا واثنا نا اللہم من احییتہ منا فاحیہ  
علی السلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان  
اللہم ان کان ترکنا فترکہ وان کان غلطاً فاغفر لہ پڑھے  
اور اگر عاقل بالغ ہو تو ضمیر ذکر (۵) کی جگہ حاضر مؤمن (۱) لے  
اور اگر میت مجنون یا ابلہ کا ہو تو اللہم جلاوہنا وشفائنا واجعلنا

ذخرا واجعله لنا شافعا و مشفعا پڑھے اور اگر مجنونہ یا لڑکی بہت ضعیف  
موت کی ضمیر نہ کر کی جگہ پر لے آئے۔

مسئلہ جسکو یہ دعائیں یاد ہو وہ اللہم اغفر لنا ولوالدینا  
والمؤمنین والمؤمنات پڑھے اور پکار کر دعا پڑھنے میں کوئی  
حرج نہیں ہے ہر جو تہی تکبیر کے اور سلام پیرے  
سلام میں میت کی نیت نہ کرے شخص یہ کہ بعد نماز کے  
ربنا اتقنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة الا یہ پڑھے  
یا ربنا لا تنزع قلوبنا الا یہ یا سبحان ربك رب العزة سورة  
تک پڑھے۔ امام مقابل میت کے کھڑا ہو۔

مسئلہ اگر چند جنازے مجتمع ہوں تو امام کو اختیار ہے چاہے  
ایک ہی نماز پڑھے سب پر یا علیحدہ علیحدہ ایک ایک پر نماز پڑھے۔  
مسئلہ اگر مرد اور لڑکے اور عورت کے جنازے جمع ہو جائیں تو  
امام کے پاس مرد کا جنازہ رکھا جائے پہرہ کا پہر عورت کا  
نماز شہید کے احکام

یعنی جس سلمان کو مشرکوں نے مارا یا سحر کر میں زخمی مرا ہوا پایا گیا

یاسلمانوں نے ظلم سے مار ڈالا ہوا اور اس قتل کے عوض مال دنیا واجب نہو یا ڈاکوؤں نے مار ڈالا ہوا وہ شہید ہوا اسکو اسکے کپڑوں میں کفن دیا جائیگا۔ پس سیکہ وہ کپڑے جو کفن سے دامد ہوں مثلاً ٹوپی زرہ موزہ وغیرہ اتار لیئے جائینگے اور جو کپڑے کفن میں کم ہونگے وہ زائد کرنے جائینگے اور نماز پڑھی جائیگی اور نہلایا نہ جائے گا لیکن امام اعظم کے نزدیک اگر جنب یا بچہ شہید ہو تو غسل دیا جائیگا۔

مسئلہ شہدا کے زخم نہ دھوئے جائیں کپڑے نہ اتارے جائیں لیکن زرہ بکتر وغیرہ اتارے جائینگے۔

مسئلہ اگر مجروح اٹھایا گیا جس میں جان تھی یا کما تا بقیتا تھا یا اتنی دیر زندہ رہا کہ ایک وقت نماز کا گذر جائے یا معرکہ سے لایا جاوے اور سجدہ بار ہی یا حد اور قصاص میں بار آگیا ہو تو غسل دیا جائے اور اسپر نماز پڑھی جائے سر

## نماز کعبہ

اندر کعبہ کے اگر نماز جماعت سے پڑھی جائے اور مقتدی کا سنہ امام کی پیٹھ کی طرف ہو یا مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہو

مقتدی کا منہ امام کے منہ کی طرف ہو اور پنج بین کوئی سترہ ہو  
 ان سب صورتوں میں نماز ہو جائیگی اور آخری صورت میں اگر  
 دونوں کے درمیان سترہ تو نماز مکروہ ہی اگر مقتدی کی پیٹھ  
 امام کے منہ کے سامنے ہو تو نماز نہوگی اگر خانہ کعبہ کے باہر مسجد  
 حرام میں لوگ جماعت نماز پڑھیں کعبہ کے گرد حلقہ باندھ کر  
 کھڑے ہوں تو جو لوگ سمت امام میں کعبہ سے زائد قریب ہو جائیں  
 اپنے امام سے تو ان کی نماز نہوگی اور بقیہ لوگوں کی نماز ہو جائیگی  
 اگر کسی نے خانہ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائیگی مگر مکروہ ہی  
 بوجہ حرک تعظیم کے۔ اللہم ثبت قدمای علی الصراط المستقیم  
 والحقنی بالصلحین واخردہ۔ انا ان الحمد لله رب العالمین  
 میں نے اس کتاب کا لکنا چار شنبہ کے دن شروع کیا تھا جو کہ دن  
 پانچ بجے ختم کروا۔ فالحمد لله۔



# تصانیف علمائے فرنگی محل

- تفسیر الطواف الرحمن - مصنفہ حضرت مولانا عبدالباری صاحب حاصل سے  
 حصہ دوم سے  
 فتاویٰ قیام الملتہ والدین - اردو حصہ اول سے  
 خیر الزاد سفر المعاد - اردو فقہ  
 العمل المغفور فی زیارۃ القبور  
 سائنس و کلام - حصہ اول جز اول  
 فرائض غوثیہ - مصنفہ مولانا محمد سلاطین صاحب - اردو (درفن میلث) سے  
 ذبذبة المیران - مصنفہ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب عربی (درفن مطلق) سے  
 ہدیہ حبیبیہ - محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تردید اسکے بھائی  
 سلیمان بن عبد الوہاب کے قلم سے  
 رسالہ سلیمانہ - اصل عربی کتاب  
 ایضاً  
 ان کے علاوہ دیگر مشاہیر کے تصانیف بھی جاری باب اکھنسی سے  
 انہوں پر طلب فرمائیے۔  
 سعید الرحمن میجر اشاعت العلوم بکڈ پو  
 فرنگی محل لکھنؤ